

VOL. II  
No. 5

Tuesday,  
24th August, 1954.



## HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES Official Report

### PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

#### CONTENTS

	PAGES
Motion for Adjournment re : Procession and Disturbance at Jagtial—not admitted .....	218-214
Motion for Adjournment re : Revised pay scales of Non-Gazetted staff of the Government—not admitted .....	214-217
Business of the House .....	217-218
L. A. Bill No. XXV of 1954, the Hyderabad City and Town Municipalities Bill, 1954 .....	218
L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors Relief Bill, 1953—passed .....	219-228
L. A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inam Bill, 1954—1st reading not concluded .....	228

Note.—At the commencement of the speech denotes confirmation not received.



# THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

*Tuesday, the 24th August, 1954*

The House met at Half Past Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

## Questions and Answers

(SEE PART I)

### Motion for Adjournment re: Procession and Disturbance at Jagtial on 20th August, 1954

*Mr. Speaker:* I have received a notice of an adjournment motion from Shri Ch. Venkatrama Rao. It reads as follows:

"I hereby give notice of my intention to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance, namely:—

A procession was taken out by the students and others of Jagtial on 18-8-1954 in connection with Nizamabad incident uttering slogans against the minority community. On that day, nothing untoward occurred. Same night, it is said that some flag like that of Pakistan was found flying on light pole. Next day again (on 20th August) a procession was taken out which was being followed by the police. As soon as procession divided into various groups and entered into more than 100 houses of minority community and destroyed properties worth in thousands. Even the mosques were not spared. The religious books were torn out into pieces and thrown into the well. All this while police was there without seriously attempting to either dispersing them or stopping the destruction. The procession itself should not have been allowed in view of the fact that it was declaredly being taken out in protest against the so called Pakistan flag and special when this incident closely followed the incident of Nizamabad. This complacency and criminal negligence of police concerned is quite condemnable. The situation is

not yet eased and the minority community is still under great fear and panic. So, it is a specific matter of urgent public importance and should be discussed in the Assembly today, the 24th August, 1954. Otherwise, there is every possibility of spreading the dangerous communal tendencies in other parts of the State. So, it not only requires to be promptly dealt with the causes therefore and have got to be traced out and nipped in the bud."

یہ اذکور منٹ مoshen بالکل اوسی لائن پر ہے جو نظام آباد کے سلسہ میں دیا گیا تھا بلکہ اس میں اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ نظام آباد کے بعد کا یہ واقعہ ہے۔ نظام آباد کے اذکور منٹ مoshen کے لئے اجازت دی گئی تھی اور اس کے بارعی میں "حاوز میں بہت بھی" ہوئی۔ اسمبلی رول نمبر (100) سب روں (5) بہ ہے :-

The motion shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same Session.

ایک ہفتہ بھی نہیں "ہوا کہ نظام آباد کے واقعہ سے متعلق بحث ہو چکی ہے۔ اب اس مoshen پر بحث کی اجازت دیجائے تو

It will revive discussion on a matter which has been discussed in the same Session.

دوسری چیز یہ ہے کہ اس مoshen میں بتایا گیا ہے کہ ۱۸ تاریخ کو یہ واقعہ ہوا۔ اس کے بعد ۲۰ تاریخ کو پرسیشن نکلا۔ ایسی صورت میں یہ اذکور منٹ مoshen اس سے پہلے بھی پیش کیا جاسکتا تھا ایکن پیش نہیں کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کو میاڑ آف ارجمنڈ اینڈ اپارٹس ( Matter of urgent and public importance ) میں سمجھا گیا۔ ان حالات میں اسکے بارے میں کنسنٹ ( Consent ) دینے میں مجبوری مجبوس کرتا ہوں۔

### Motion for Adjournment re: Revised pay scales of Non-Gazetted Staff of the Government

مسٹر اجیکر:- ایک اور اذکور منٹ مoshen شری کے۔ انت رینڈی کا بھی آتا ہے وہ یہ ہے کہ

"I hereby give notice of a motion for adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance on 24th August, 1954, namely:-

"That the recent announcement of the Government of Hyderabad with regard to revised scales of pay, which is being given effect to in this month's pay of August, 1954

through the pay bills being prepared accordingly, has hit heavily the non-gazetted employees of Hyderabad State. The revised scales of pay are not in keeping with the salaries payable for similar occupations in Hyderabad, and do not meet the minimum essential requirements of an average middle class family, but are considerably harsh and harmful to the existing incumbents. The most ugly features of the revised scales are the down-grading of the salaries and the fixation of meagre-grade increment, resulting in reduction of paying having effect on the economic and social conditions of the employees.

This injustice to non-gazetted employees of Hyderabad State will result in over-all frustration and degeneration in them; and by this it is feared, that not only the standard of living of non-gazetted employees and their dependents will fall down to a certain extent, but the efficiency in the administration will also be damaged to a great extent.”

۴۔ دوسرا ادجورمنٹ موشن ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ نے اس مسئلہ کے متعلق ایک اعلان خیں جازی کیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ امیدیٹ ( Immediate ) بھی نہیں ہے۔ دوسری بھر یہ ہے کہ ہرے اس اس کے بارے میں ایک ریزویوشن بھی آیا ہے۔ وہ اڈمٹ ( Admit ) بھی ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن وقت ریزویوشن تحریر ( - ) پیش ہوئے اوس وقت اس کے بارے میں کافی بحث ہو سکتی ہے۔ اب سوال ہے کہ وہ ریزویوشن اس سخن میں لیا جاسکے گا یا نہیں۔ اس کو اگر ہاؤز ہو ارثی ( Priority ) دینا چاہے تو دیے سکتا ہے۔ لیکن میں اس موشن کے متعلق کنسٹ نہیں دے سکتا۔

شروع میں ایجع۔ وینکٹ رام راؤ :— میں جگتیاں کے واقعہ کے سلسلہ میں دو تین چیزیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ نظام آناد کے انسپیکٹ ( Incident ) پر ٹسکشن ہو چکے ہے۔ اب اس کے بعد جگتیاں میں بھی ایسا واقعہ بیش آیا ہے۔ مجھے آپ کے رواں کے متعلق کچھ عرض کرنا ہیں ہے لیکن حکومت کی بالیسی کے متعلق میں یہ عرض کروں کہ ایک سے زائد مرتبہ ہم نے عرض کیا ہے کہ اس کے متعلق کوئی پوامپٹ میڑوس ( Prompt measures ) کو روکا جاسکے۔ ( اخیار کشے جانے چاہتیں۔ ) تاکہ شد، الیٹش ( Elements ) کو روکا جاسکے۔ وہاں ۱۸۔ تاریخ

کو ایک جلوس نکلا اور ایشی میناریٰ سلوگنس ( Anti-minority slogans ) لکھنے گئے۔ اور دوسرے دن پاکستانی فلیگ کے نام پر ایک ہرا جھندا لہرایا گیا۔ اور اس کے دوسرے دن جلوس نکلا گیا۔ پولیس بھی ساتھ تھی۔ لیکن اوسکی موجودگی میں یہ واقعات ہوتی۔ پریس نوٹ کے ذریعہ حکومت اپنی بالیسی کو جتنی پوامپٹ ( Prompt )

بناقی ہے اوتھی فیلڈ । Field  
 بھی پاکستانی جھٹٹا لہرائے کے واقعہ ہو گئے ۔ عنہن آباد میں بھی ایسا ہی واقعہ ہوا ہے ۔ آخر ان واقعات کی بنیاد کیا ہے ۔ حکومت کو چاہئیے کہ پرامپٹ میزرس اختیار کر کے غنڈہ الیمنس کو روکنے کی کوشش کرے ۔ اور وہ لوگ جو لا اینڈ آرڈر Law and order ( ) روکنے کی کوشش کی جائے ۔ جو میزرس اب تک گورنمنٹ نے اختیار کئے ہیں وہ بالکل کافی نہیں ہیں ۔ اس لئے میں مکر حکومت سے عرض کروں گا کہ وہ اس سے زیادہ پرامپٹ میزرس اختیار کرے ۔

شوی کے ۔ انت رینڈی (بالکنتم) : ۔ مسٹر اسپیکر ۔ جو انجورمنٹ موشن میں نے لایا ہے اوس کا مقصد یہ تھا کہ حکومت اون سارے مباحث کو سننے جو بیان ہونے والے ہیں ۔ اور نان گزینید عملہ پر جو انبیاء ( ) انتیا ہے ۔ ( ) ہوا ہے وہ حکومت کے سامنے رکھا جاسکے ۔ آریبل اسپیکر نے یہ فرمایا کہ یہ معاملہ امیدیٹ نہیں ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ معاملہ دراصل امیدیٹ اس وجہ سے ہے کہ اگست ٹکے پے بلز تیار ہو رہے ہیں اور اوسی کی بنا پر یہ منٹ بھی ہو گا ۔ چنانچہ اسی لئے اس کے متعلق حکومت کو متوجہ کرنے کی ضرورت ہے ۔ اس کے لئے ایک انجورمنٹ موشن ہافز میں لایا گیا ہے ۔ حکومت کو اس سلسلہ میں غور کرنا چاہیئے اور اس سلسلہ میں جو نان آفیشل ریزویوشن آیا ہے اوس کو اسی سشن میں لینے کے لئے اگری ( Agree ) کرلیا جائے تو یہ اپارٹمنٹ ( ) مسئلہ جس کی زد میں لاکھوں لوگ آنے والے ہیں حل ہو سکتا ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ اسپیکر صاحب بنس کھیٹی میں کوئی ایسی گنجائش نکالنے کے جس کی بنا پر یہ ریزویوشن پہلے لیا جاسکے ۔

مسٹر اسپیکر : ہافز اگر چاہے تو اس ریزویوشن کو پرائزی دی جاسکتی ہے ۔

*Some hon. Members from Treasury Benches:* We are ready for it.

*Shri V. D. Deshpande (Ippaguda) :* Mr. Speaker, Sir, with regard to this particular item, I would recall that you had kindly suggested sometime during the last session that the House should have an opportunity of discussing important matters every week for two hours or so.....

*Mr. Speaker :* Every week?

*Shri V. D. Deshpande :* Yes, for two hours once in a week for discussing matters of urgent importance. It will be useful if such a provision is invoked or if the House agrees probably this matter can be taken up. I think the Chair has inherent power to allow such discussions.

سے اپنے کو:- سمی روپ میں 5 مسٹر سبھی کے سامنے ہے۔ جس وقت وہ اپنے جانشین کو ہمیں تو اس وقت ملکی تحریک کر کے دیتے ہیں کہ اس قسم کا ایک آنڈہ روز دی

*Shri V. D. Deshpande:* A good beginning can be made if the House agrees and I think this particular subject is good for a beginning.

*Mr. Speaker:* Regarding the latter.

ربرو پیشہ تو آیا ہے۔ ہاؤس اگرچا ہے تو اس کو تمہر ایک بائیک پر نہ سکتا ہے۔

شہزادی، ڈی. ڈی. دے گپتا:- میرے نے پہلے ہی ارجمند کر دیا ہے।

*Mr. Speaker:* It is in the interest of Government that they make some arrangements; otherwise, they will be in an embarrassing position and I think the Government has realised it.

شہزادی، ڈی. ڈی. دے گپتا:- ڈیسٹریکٹ مینیسٹر ساہب نے فرمایا ہوا کہ ایس تارہ کے وکیلیات نہ ہوں، ایس لیے ہدایاتے دی گئی ہیں، لے کن میرا کہنا ہے کہ آج بھی ایس تارہ کے وکیلیات ہو رہے ہیں، ایس لیے جعلی یہ ہے کہ ایسکے بارے میں ہاؤس کو کانٹیکٹ نس میں لیا جائے اور کیا کیا جا رہا ہے ایسکی جانکاری ہاؤس کو دی جائے تو جیادا مुنیشیپ ہو گا۔ نیجا مہماں کا دیکھ کے وکیلیات کے بارے بھی ایس تارہ کے وکیلیات بھوسما ناوارا، جگतیال آدی سخنان میں ہو جائے گا۔ ایس لیے ہکومت کو جیادا اधیان دینا چاہیے۔ ایس لیے ایسکے بارے میں کل یا پرسوں جب بھی مुنتاسیب ہو، جوکہ سٹیٹ میٹنگ ہاؤس کے مابین رکنیا مونیشیپ ہو گا، تاکہ ہاؤس رکنیا میں سب کو جانکاری میل سکے کہ کیا کیا جا رہا ہے، اور مہینے کو ایسکے بارے میں کانٹیکٹ نس میں لئے کی جا رہا ہے، تاکہ ایس میں بھی کو اپریشن میل سکے۔

### Business of the House

*Shri V. D. Deshpande:* Mr. Speaker, Sir, Before we take up item No. 2 on the Agenda, I would like to say something. We have been informed that a statement has been placed on the table of the House regarding family holdings and other things mentioned in the Tenancy Act. I want to know what exactly is the procedure if we want to have discussion on the matter in the House.

*Mr. Speaker:* The information has been laid on the Table of the House.

I would like to invite the attention of the hon. Leader of the Opposition to page 259 of May's Parliamentary Practice, wherein it is said:

"When such papers are brought up, they are generally ordered as a matter of course to lie upon the table, but, upon the question that they do lie upon the table, the mover can find a statement to the House and debate can arise; though objection has been taken to a course which brought on debate under inconvenient conditions."

(Announcee میں اس پر غور کروں گا اور کہ اس کے متعلق اتفاق ( کروں گا - )

شی. ڈھری. ڈھری. دے شپانڈے:—میں سิrf بیتھنا ارجمند کرنانا چاہتا ہوں کہ جب کی لینڈ ٹننسی کے بارے میں ڈسکشن ہو رہا تھا، تب اس سमय بتلایا گیا کہ فیملی ہولڈنگ میں اور لینڈ کمیشن فارم کرنے کے بارے میں اور لوکل ایریا ج کے تاثر کرنے کے بارے میں ہابوس کے سامنے وہس کا ماؤکا دی�ا جائے گا۔ لینڈ کمیشن کی جو ریپورٹ ہے، وہ بھی ہمارے سامنے نہیں رکھی گئی۔ جب ہم نے ایسکے بارے میں کہا تب ہمارے سامنے ایک گنجےٹ کی پرت فکی گئی، اور ایک ریپورٹ جو کی لینڈ کمیشن نے شایا کیا ہے، اُسے ہمارے سامنے نہیں لایا گیا۔ ایس پر ہم میں ڈسکشن کا ماؤکا میلے بیس لیے پہلے ہم میں وہ ریپورٹ میلنا جرूری ہے، اور ایسکے بارے میں ہکومت چاہے تو ایک سٹیمیٹ بھی ہمارے سامنے رکھ سکتی ہے۔

(Under print مسٹر اسپیکر:— جہاں تک مجھے معلوم ہے بے اندر پرنٹ )  
ہے۔ پرنٹ ہونے کے بعد اسکے کاپیز فوری دیدئے جائیں گے۔

(Introduce اب شری گوپال راؤ اکبوٹ بل انڑا ڈیوس ) کریں گے۔

### L. A. Bill No. XXV of 1954, the Hyderabad City and Town Municipalities Bill, 1954.

The Minister for Education and Local Govt. (Shri Gopal Rao Ekbote): I beg to introduce: .

"L. A. Bill No. XXV of 1954, the Hyderabad City and Town Municipalities Bill, 1954."

Mr. Speaker: The Bill is introduced.

## Consideration of the report of the Select Committee on L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors' Relief Bill, 1953

\* سری نہ رفوت اٹک اھنکوو - عدہ ۱:- میری ترمیم اس مسودہ قانون کے کلارز ۲۳ کے سب کلارز ۲۰ سے تعین رکھتی ہے۔ اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ کلارز ۲۳ کے ترتیب فیصلہ دینے جانے کے بعد مدبویں کو ادائی رقم کے لئے جو ۲ مہینے کی نائجربدا گیا ہے وہ پہت کہے ہے س ائسے اس نائجربدا مزید تین مہینے کی اضافہ دیا جانا مناسب ہوگا اس میں ایک سہوٹ کورٹ کے صوابیدد پر یہ بھی رکھی گئی ہے کہ اگر کورٹ یہ منسوخ کرے کہ ایز مہینے کی اضافہ دیا جانا چاہیئے تو وہ دے سکتا ہے۔ ایکن پہ بض کورٹ کا صوابیدد ہے۔ اس کو مدبویں رائٹ ( Right ) کے طور پر بھی مانگیا کہا۔ اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ مدبویں کو زیادہ ہے زیادہ سہوٹیں دی جائیں۔ جو سود درسد ہوتا گیا ہے اس کو ختم کیا جائے۔ اس کے علاوہ ہوتا یہ ہے کہ ہنکم کے زمانہ میں کاشتکاروں کے پاس پسہ رہتا ہے۔ اس کے بعد ان کے پاس سے پسہ چلا جاتا ہے اور ان کی حالت بینک رپٹ ( Bankrupt ) کی سی ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر فیصلہ ہوتا تو تین مہینے کے اندر پسہ دیا مشکل ہوگا۔ اس لئے حق کے طور پر تین مہینے کی جو مدت دی گئی ہے اس میں مزید تین مہینے کی اضافہ دیا جانا انصافاً ضروری معلوم ہوتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آنریل مسٹر انچارج اس پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے اور اس ترمیم کو قبول کریں گے۔

\* شری. ڈھری. ڈھری. دے شاپانڈے:— یہ جو تاریخیم پیش کی گئی ہے بعس میں یہ بھی کہا گیا گیا کہ جیسکے باوجود بیسی تاریخیم لائی گئی، تو گلہنمنٹ کا نوکسانا ہونے والा ہے۔ جیسکے باوجود میں بکھر چیز ہابھس کے سامنے رکھنا چاہتا ہے۔ جیسپر یاد گیر سے دلسا جائیں تو مالوں ہوتا ہے کہ ۵۶ فرمساد جاتا ہے تو جسکے سیلسیلے میں یہ یہ ایلٹررنےٹیکھ ( Alternative ) بتایا گیا ہے کہ تین چویا جی کریں اور کم کیا جائیں تو جسکی وجہ سے فاہدہ ہونے والा ہے۔

لے کن مुہت کے سیلسیلے میں سوال پیدا ہوتا ہے۔ جیسکے لیے ایک ایلٹررنےٹیکھ ( Alternative ) بیسا رکھا گیا ہے کہ یا تو تین مہینے کے اندر وہ رکم بदا کی جائے نہیں تو بعسکی پوری پروپرٹی سے کریں بسول کرنے کے لیے مارٹنے جو بکھر کے تھت یا بعسکے تواریخ میں بکھر مہینری بکھر کی جائے گی۔ جیسکے مانے یہ ہے کہ یہ ایلٹررنےٹیکھ کا تین مہینے کا بکھر کا حصہ نہیں ہے، کیونکہ اگر تین مہینے کے اندر وہ کریں بادا نہیں کر سکتا ہے تو کریں بسول کرنے کے لیے نبھی مہینری پیدا ہو جاتی ہے، اور آپکو مالوں ہے کہ سانگی مہینری سے سارکار کی مہینری یاددا سلسلی کے ساتھ، نبھے نبھے تاریکوں سے کریں بسول کر سکتی ہے۔ بعسکی وجہ سے کر سکتی ہے، یا بعس پر دیگر تاریکوں سے دلباٹ لے سکتی ہے۔ جیسی تماش باتوں کا سوال کرتے ہوئے یہ مہسوس کرتے ہے کہ جیسی تاریکے ہے کہ جیسی تاریکے ہے کہ میڈیا ریڈی

आफ केडीटर्स (Majority of editors) या जिनका नीन-चौथाओं में ज्यादा कर्जा है वैसे लोग अपमको मान लें, अन्यी तरह में यहीं चीज़ डेटर के लिये रखने में हमें अंतराज नहीं होना चाहिये कि डेटर को भी पूछ दिया जाय जब अपकी प्राप्तिका कर्जा वसूल करने के लिये कोआय-रेटिंग या मार्टगेज वैक की तरफ जिन्नेजाम देना चाहते हैं तो अंसी चीजों में दोनों पार्टियों का, कन्सेन्ट (Consent) होना जरूरी है। यहां जो अल्फाज रखे गये हैं, असमें डेटर को पूछने का सवाल ही नहीं है। केडीटर जैसे ही तैयार हो जाता है अदालत डेटर को हुक्म देगी कि तीन महीने के अंदर कर्जा अदा किया जाय वरना वैक की तरफ में कर्जा वसूल करने का जिन्नेजाम किया जायेगा। असलिये मुन्सफाना तौर पर अस सवाल की तरफ देखने की जरूरत है, और दोनों पार्टियों को पूछा जाना चाहिये। डेटर को भी पूछा जाय कि वह अस अरेंजमेंट (Arrangement) के लिये तैयार है या नहीं। अस लिहाज से जो पहली तरमीम पेश की गयी है असको मानने में हुक्मपत्र को अंतराज नहीं होना चाहिये, क्योंकि अससे कोई ज्यादाफक्क नहीं होगा यहीं चीज़ मुझे हाबुस के मामने रखना है।

[*Shri B. D. Deshmukh (Chairman) in the Chair*]

झूसरी जो तरमीम है कि तीन महीने के बदले छः महीने रखे जायें, असमें मैं समझता हूँ कि तीन महीने के अंदर कर्जे की अदायगी होना नामुमकिन है। अस लिये यह मुद्रत छः महीने होनी चाहिये। ये दोनों तरमीमात काबिले कुबूल हैं, लेकिन हुक्मपत्र की तरफ से हटधर्मी हर बक्त होती है। वह कहां कहां होती है, असको कहने की मुझे गरज नहीं है। लेकिन अस तरह के काम में कम से कम हटधर्मी से काम नहीं लिया जाना चाहिये, वैसी मेरी वरच्चास्त है। दोनों तरमीमात मीजूं हैं अनको कबूल किया जाय तो बेहतर होगा।

ڈپ्टी मंस्टर फार्मिडीकल, प्लाक हल्टे एन्ड रोल रिक्स्टर क्षेत्र (Shri Bhagwan Rao Gaikwad) :-  
 دفعہ ۳۳ کے تعلق سے جو امنڈمنس پیش ہوئے ہیں وہ میں سمجھتا ہوں کہ ہٹ دھرمی کیوجہ سے ہی پیش کئے جا رہے ہیں اس کے پیاسے جو بھی رعائیں سود اور اصل میں کمی کرنے کے تعلق سے دی جاسکتی تھیں وہ دی جاچکی ہیں۔ دفعہ ۳۳ کا نیدن مزید سہوائیں دینے سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ قرض کا تین ہو جانے کے بعد مدبوون کی جو پہلی ہے (اس میں بھی صرف اسموبل پر اپنی (Immovable property) کو رکھا گیا ہے۔ دوسرا پر اپنی کوئی نہیں لے رہے ہیں) اس کا لحاظ کیا جائیگا اور جو قرض ادا شدی ہے اس کو دیکھا جائیگا۔ اگر یہ فرض اسکی آدھی پر اپنی کی وہابیو (Value) سے زیادہ ہے تو اسکے اثر مزید بہ سہوات رکھی گئی ہے کہ اس کو پھر اسکیل ڈاؤن (Scale down) کیا جائے۔

श्री. बड़ी. ही. देशपांडे :— अगर सहूलियत है, तो डेटर को जिन्कार क्यों होना चाहिये और क्यों होता ?

श्री भगवन्त राऊ गाइकवड़ :— मैं उपर करताहूँ। ये मزید رعائیں کरें वफ़ का سوال है। ये उपर करते हैं तो किसी अक्षयांश पूस्त कम नहीं करते हैं। अस मैं डिन को बोचेंगे का किया सوال है।

شی. جن. دی. دے گارڈ:— مائیں جنگ بانک کے نواسپت میں کمپل کرنے کا سوال ہے یا نہیں؟

سری پیکوٹ رفی کاڑھے:— وہ دوسرا چیز ہے۔ لیکن اسکینگ ڈاؤن کر کے، ۰۰٪ پرنسٹ تک سرکو ہم سے نہیں ہے۔ اس نئے تک کریدہ یورس سے ۰۰٪ میجرنی آف دی کریدہ یورس تک سکیں ڈاؤن کیا جاسکتا ہے۔ Majority of the creditors

اب دوسرا بولٹ یہ ہے کہ پنڈ مارٹگیج بنک، Land Mortgage Bank کو دیتے ہیں۔ اور اگر دیسکسٹری ہیں تو سیر دیپر کی رضامندی چاہیئے۔ میں آپکو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ ایک تھوڑے خود اپنے صورتی قرض ادا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس کی معنی حالت ایسی ہے کہ قرض کی ادائی کے لئے اسکے پس روپیہ نہیں ہے۔ تو بھر اس کے حالات تین یا جو میں ہیں میں کیسی درست ہو سکتے ہیں؟ ۰۰٪ پر آرگومیٹ (Argument) میری سمجھی میں نہیں آیا۔ اسی نئے اسکی جو جائزاد ہے وہ لینڈ مارٹگیج بنک میں مکفول رہیگی اور بنک کے توسط سے اس کا قرض ادا کیا جائیگا۔ اس نئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی سہولت دی جا رہی ہے اور قرض ادا کرنے کا ایک راستہ تکلا جا رہا ہے۔ کیونکہ بنک میں جائزاد مکفول ہوئے ہی کوئی بہت بڑا خطرہ تو نہیں ہو جاتا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ بنک کی ورکنگ (Working)

کے بارے میں کچھ خامیاں ہوں جیسا کہ کل پیدا (Plead) کیا گیا تو ان کو درست کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اسکی وجہ سے اس پر کوئی ار نہ ہوگا اور نہ ان لوگوں کو کوئی فکر ہوئی چاہیئے جو ذہن کے مفاد چاہتے ہیں۔ اب جو سنبندھ (Mention) رہے گا وہ بنک اور ڈائیٹ کے درمیان رہے گا۔ اس نئے ڈائیٹ کے ہی خواہوں کو اسکی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ فکر اس بات کی ہوئی چاہیئے کہ بنک کا قرضہ کس طرح ادا کیا جائے۔

اور ایک چیز یہ ہے کہ اگر پیداوار خراب ہو یا فصل نہ آئے کی صورت میں اس کے لئے کیا صورت رہے گی تو یہاں صاف طور پر یہ رکھا گیا ہے کہ موسمی حالت اچھی نہ ہو اور گورنمنٹ کی جانب سے مالگزا روپی وصولی کے لئے سہولت دی کی ہے اور ۰۰٪ پرنسٹ تک وصولی مالگزاری موقوف کی جائیگی۔ تو ہردو اشکال میں ایک سال تک سہوات دینے کا ہراویوں رکھا گیا ہے۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اگر مدیون کی مالی حالت ایسی ہوئی ہے کہ وہ رقم یکمٹ ادا کر سکتے تو وہ فائدہ اٹھاسکتا ہے۔ اس نئے تین مہینے کے بجائے ۶ مہینے تک ملت بڑھانا اس دفعہ کی روشنی میں جس کا میں نے حوالہ دیا ضروری نہیں ہے۔ اس نئے میں عرض کروں گا کہ ملت کے بارے میں جو امنٹمنٹ دیا گیا ہے اسکی یہاں ضرورت نہیں ہے اور وہ ناقابل قبول ہے۔

دوسرا جو امنٹمنٹ دیا گیا ہے وہ ۶ پرنسٹ کے بجائے ۰ ۰٪ پرنسٹ کرے کے بارے میں ہے۔ ۰ ۰٪ میں سالانہ تک دلائے کا اختیار ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اتنا گی دلائی کے

جريدة میں یہ قانون شائع ہونے کے بعد جو رولس بنیگرے ان کے لحاظ سے عمل ہو گا۔ اس لئے ہر دو امنڈمنٹ کے بارے میں اصرار نہ کیا جائے چاہیئے کیونکہ مقصد یورا ہوڑھا ہے۔ ان حالات میں یہ امنڈمنٹ ناقابل قبول ہیں۔

*Mr. Chairman:* The Question is:

"That in lines 10 and 11 of sub-clause (1) of clause 33 between the words "court" and "shall" insert the words "with the consent of the debtor."

The motion was negatived.

*Mr. Chairman:* The Question is:

"That in line 2 of sub-clause (p) for 'three' substitute 'six'."

The motion was negatived.

*Mr. Chairman:* The Question is:

"That clause 33 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 33 was added to the Bill.

### *Clauses 34 and 35*

*Mr. Chairman:* There are no amendments to clauses 34 and 35. The Question is:

"The Clauses 34 and 35 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 34 and 35 were added to the Bill.

### *Clause 36*

*Shri J. Anand Rao (Sircilla-General):* I beg to move:

"That in line 5 of sub-clause (1) of clause 36, for 'shall' substitute 'may'."

*Mr. Chairman:* Amendment moved.

سری جیئے - نہ رفہ - مسن سینکر سر - کلاز (۳۶) میں یہ بتلایا گیا ہے کہ  
سَمْنَوْنَ کے ساتھ جو درخواستیں ایسے قرضہ جت کے امتحانٹ کے لئے دی جاتی ہیں  
جس کی حد تک فریقین میں سے ایک بھی غیر حاضر رہا ہو تو عدالت ایک بار موقع دے سکتی  
ہے تو داریخ بھتی جو حاضر نہ ہونے سے ایک صرفہ فیصلہ صادر کر سکتی ہے۔ اس کے  
ساتھ جو بھی شہادتیں ہوئی ہیں اسی بناء پر فیصلہ کردیا جاتا ہے اور ذیل کو کوئی  
موقن نہیں دیا جاتا۔ عدالت کو اختیار دیتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ۔

“.... the Court shall proceed *ex parte* to hear the application, decide the preliminary issues and, if necessary, make the award, on the evidence available.”

وہ فیصلہ ایک صرفہ صادر کریں گے۔ بعض صورتوں میں عدالت یہ سمجھے سکتی ہے  
کہ دوسرا فریق حاضر نہ ہونے کی وجہ سے شہادت برابر بیش نہیں ہوئی ہے۔ ممکن ہے بعض  
صورتوں میں ضبطی حالات کی وجہ سے فریق حاضر نہیں ہو سکتا۔ نہیں آجائی ہے۔ پیزی آجائی  
ہے۔ ایسے قدری وجوہات غوکر کے ہیں۔ لیکن ابھی سہمت نہیں دیجاتی۔ عدالت یہ  
سمجھے سکتی ہے کہ فریق کو دوبارہ موقع دینے سے ہرگز شہادت پیش ہو سکتی ہے۔ لیکن  
اس دفعہ کے تحت وہ مجبور ہو جانی ہے۔ اگر شیل ("Shall") کی بجائے سے  
( "May" ) کا لفظ رہے تو عدالت کے لئے اختیار نہیں رہتا ہے۔  
وہ اس بات پر غور کر سکتی ہے کہ دوسرا فریق آیا عمد़ نہیں آیا ہے یا واقعی کسی ناگزیر  
مجبوری کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتے۔ عدالت دوبارہ سمن جاری کر کے یا وارث کے ذریعہ  
فریق کو خوب کر سکتی ہے۔ اگر وہ پھر بھی نہ آئے تو یک طرفہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔  
اس امتحانٹ کا منشاء یہ ہے کہ عدالت کو شہادت قمعبند کرنے کا مزید موقع فراہم ہو۔ میں  
سمجھتا ہوں کہ یہ امتحانٹ مان لیا جائیگا۔

شری یہ گوت راؤ گاڑھے۔ اسپکر سر۔ یہ کلاز اس لئے ہے کہ اگر کریڈیٹر حاضر  
عدالت نہ ہو تو اس کے مقابلے میں یک طرفہ کارروائی کرنے کا عدالت کو اختیار رہے۔ اس میں  
شیل ("Shall") کی بجائے میں ("May") رکھنے کی جو ترمیم  
آئی ہے وہ غلط نہیں ہو سکتی ہے۔ اگر کریڈیٹر غیر حاضر ہو کر کارروائی کو طوالت دہنا  
چاہتا ہے جیسا کہ ہم عام مقاموں میں دیکھتے ہیں کہ فریق غیر حاضر ہو جاتا ہے اور  
کارروائی یک طرفہ منسوج ہو جاتی ہے پھر متنہ نمبر پر لیتے ہیں اس طرح کھلا کشی  
چلتی رہتی ہے۔ اس عمل کو روکنے کے لئے یہاں ایسے الفاظ رکھنے کیسے ہیں کہ  
اگر کوئی کریڈیٹر غیر حاضر ہو تو اسکی غیر حاضری میں جو بھی شہادت آئی ہے عدالت  
اسی پر غور کر کے اوارڈ صادر کریں گے۔ اس ترمیم کے ماتحت یہ معاملہ عدالتوں کے  
لئکریشن پر چھوڑ دیا جائیگا۔ اور ہر دوسرے قوانین کی طرح اور میں یہ عمل ہی نہیں  
لکھتا اور کوئی خصوصیت ناچی نہیں رہیں گے۔ اس طرح فصلوں میں طوالت دینا کسی

طرح صحیح نہیں ہے۔ اس میں کسی تقاضاں کا خطرہ بھی نہیں ہے اور نہ کسی شبہ کی گنجائش ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری اس وضاحت کے بعد آنریبل مور آپ دی امتنانت اپنا امتنانت واپس لے لینگے۔ کوئیک ٹیپوز ( Quick disposal ) کی غرض سے یہ تجویز رکھی گئی ہے۔ اس میں امتنانت کی ضرورت نہیں ہے۔ امتنانت کے موربھی اس وضاحت سے مطمئن ہو چکے ہوں گے اور اسید کہ وہ اپنا امتنانت واپس لے لینگے۔

*Shri J. Anand Rao:* I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

*Mr. Chairman:* The Question is:

“That Clause 36 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 36 was added to the Bill.

### Clause 37

*Shri J. Anand Rao:* I beg to move:

“Omit the Proviso.”

*Mr. Chairman:* Amendment moved.

شری جی۔ آئند روئے۔ ستر اسیکرسر۔ سکشن ( ۳۶ ) میں یہ بتلا بایا ہے کہ سکشن ( ۳۶ ) کے تحت جو اوارڈ دیا جاتا ہے اس کے تحت اگر کوئی درخواست پیش ہو جائے اور مديون اپنی جائیداد کا کوئی حصہ بتانے سے قاصر رہا ہو یا عمدًا یا کسی اور وجہ سے کسی دوسرے کی جائیداد کی نشاندہی کر دے تو اس کی وجہ سے پوری سہولتیں جو اس کو اس ایکٹ سے حاصل ہوتی ہیں ان سے وہ محروم ہو جائیکا۔ سکشن ۲ کے تحت درخواست پیش کی جاسکتی ہے اور ری ایجمنٹ کی استدعا کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں کوڑھ حالات کی معقولیت کو دیکھئے گی۔ لیکن پراویزو میں یہ ہے کہ اگر کوڑھ یہ سمجھئے کہ مديون نے بیان دیئے میں غلطی کی ہے تو ایسی صورت میں عدالت کو اختیار ہے کہ مديون کو دفعہ ۲۱ کے تحت جو سہولتیں ملتی ہیں ان سے اس کو محروم کر دے عدالت کو اس طرح کا غیر معمولی اختیار دیا گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مديون عدالت کو صحیح حالات بتانا چاہئے لیکن ہمارے ملک میں کیا حالات ہیں۔ انہیں پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ ہوتا یہ ہے کہ کبھی مديون اپنی پوری پراہنی نہیں بتاتا۔ یا کبھی خاںدلان مشترکہ ہونے کی صورت میں اسکی جائیداد کی بجائے دوسرا حصہ درج ہو جاتا ہے۔

اس صبح خصی ہو جاتی ہے۔ تو جو سہولتیں اس کو ایکٹ کے ذریعہ اس کو مانی ہیں اونسے وہ ہمروں کردار جاتے ہیں۔ یہ ایک طرح کے عملہ کے مترادف ہے۔ یہ بہت بھاری سزا ہے۔ وہ یہ رسوکرٹنگ Aristocratic ہے۔ اگر وہ ایسی خصی کرے تو قانون کے تحت اس کو کوئی معمولی سزا<sup>ا</sup> دی جاسکتی ہے۔ آج چھ جرم نہ کی جاسکتا ہے۔ لیکن ۳۱ کی تمام سہولتوں سے وہ محروم کر دیا جاتا ہے تو یہ عجیب و غریب حالات ہیں۔ اس سے پہلے ہی آنریبل سپرس لے بتایا کہ ہمارے ملک میں ۹ کروڑ روپیے کے قریب قرض ہے۔ اگر ایسے شرائط رہیں تو اس سے بحاجت ناممکن ہے ہزارے ملک کی غربت اور سماجی حالات کچھ ایسے ہیں کہ انہیں منحوض رکھنا غوری ہے۔ سی کے پیش نظر ہے انہیں بخوبی دلائے کے لئے یہ قانون بخوبی ہیں ایسی معروف شخصیوں کا ہونا بعید از امکان نہیں ہے۔ اس کے سے اتنی بھاری سزا<sup>ا</sup> دینا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ یہ ایک طرح ان سے انتقام ٹھیک کے مترادف ہے۔ اس ٹھیک میں ادباً آنریبل سپر الجارج اف دی بل سے عرض کروں گا کہ وہ اس دفعہ کے پراویزو کو حذف کر دیں۔ اس طرح دفعہ ۳۱ کا نورا نمائندہ پہنچ سکتا ہے۔

تیری بھگوت راؤ گازہی:- مسٹر اسیکرسر۔ براویزو کو اوٹ (Omit) کرنے کے لئے جو امنتمان لائی گئی ہے اور اوس سلسلہ میں جو بٹ کی گئی ہے وہ کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ ہو براویزن رکھنا گیا ہے کسی غلطی یا سہولت کے لئے نہیں ہے۔ میں کہوں گا کہ اس چیز کو ہمیں کسی طرح انکریج (Encourage) نہیں کرنا چاہئے۔ کوئی شخص جائیداد رکھتے ہوئے ارادتاً اوسکو نہیں چھائیں گا۔ جان بوجہکر وہ عدالت میں آکر یہ نہیں کہے گا کہ اوسکے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا کرے تو پیشگ کیسی (Paying capacity) ا کے تعین میں اس پر نارعائد ہوگ۔ اس لئے اسکے انسداد کرنا ضروری ہے۔ اسکے جوازیت کو کوئی پسند نہیں کریں۔ کوئی سزا<sup>ا</sup> انتقامی نقطہ نظر سے نہیں دھجاتی ہے۔ یہ چیز غلط فہمی یوں مبنی ہے۔ اگر کوئی ڈینر ایسی غلط چیزیں کرتے ہیں تو جدید طور پر تصفیہ کرنے کے لئے احکام دئے گئے ہیں۔ آخر آپ کیا چاہئے ہیں۔ اگر غلطی ہو تو اسکی اصلاح ہوئی چاہئے یا نہیں۔ اگر غلطی سے جائیداد زائد نتائی گئی ہے تو اسکی وجہ سے اقساط بڑھتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو اسکی پیشگ کیسی (Paying capacity) کم ہو جائیں گی۔

دوسری چیز یہ کہ یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ ایسی جائیداد جو اسکے قبضہ کی ہے اوسکو وہ ارادتاً چھیا رہا ہے یا کیا۔ اگر ارادتاً وہ ایسا نہیں کیا ہے تو اسکے ساتھ کسی قسم کی سختی نہیں کی جاسکتی۔ عدالت کو کوئی شخص دھوکہ نہ دے صرف اس کا انسداد کرنا ہے۔ اگر کوئی نالاراہ جائیداد کو چھیاتا ہے تو پھر دفعہ ۲۱ کے مراعات سے اسکو محروم کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر سہواً کوئی جائیداد چھوٹ ہائے تو پھر یہ دفعہ اوس سے متعلق نہیں ہو گی۔ ایسی صورت میں آپکو فکر کرنے

کیا ضرورت ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد کوئی شخص اسکی تائید نہیں کریگا - دفعہ ۳۱ کے مراجعت سے کسی نے اپنے آب کو محروم کرلیا ہے تو اسکے تعلق ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کوئی سختی ہو گی یا یہ سختی انتقامی ہے - اس لحاظ سے میں کہونگا کہ حوالہ میں کیا کیا ہے وہ ناقابل قبول ہے -

شروع کے - وینکٹ رام راؤ (چنا کونڈور) : - کیا فائین (Fine) کیا جاسکتا ہے ؟

*Mr. Chairman:* The question is:

“Omit the proviso”

The motion was negatived.

*Mr. Chairman:* The question is:

“That clause 37 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 37 was added to the Bill.

### *Clause 38*

*Shri S. L. Newasekar (Aurangabad):* Sir, I do not want to move my amendment.

*Mr. Chairman:* Another hon. Member in whose name one other amendment is standing is not present in the House. Therefore I shall put the clause to vote.

The question is:

“That clause 38 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 38 was added to the Bill.

### *Clause 39*

*Mr. Chairman:* There are no amendments to clause 39. The question is:

“That clause 39 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 39 was added to the Bill.

*Clause 40.*

*Mr. Chairman:* The hon. Member who tabled the amendment is not present in the House.

The question is:

“That clause 40 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 40 was added to the Bill.

*Clause 41*

*Shri Ram Rao Aurgaonkar (Georai):* Sir, I beg to move:

“(a) That in line 2, between ‘time’ and ‘satisfied’ insert: ‘On the application of the debtor in this behalf’

(b) That after the existing proviso, add the following further proviso:

‘Provided further that the provisions of this Section shall not apply to 40 per cent. of the value of all the property of the debtor.’”

*Mr. Chairman:* Amendment moved.

*Shri J. Anand Rao:* Sir, I beg to move:

“(a) That in lines 7 and 8 omit ‘The property ordered to be sold under this section shall be sold by such officer in the manner prescribed:’

(b) That in line 1 of the proviso, for ‘ordered’ substitute ‘sanctioned’.”

*Mr. Chairman:* Amendment moved.

*Shri J. Anand Rao:* Sir, I beg to move:

“That in line 3 of the proviso, for ‘(2)’ substitute ‘(3).’”

*Mr. Chairman:* Amendment moved.

\**श्री. रामराव बाबरांवकर:*—जब्यक महोदय, कलम ४१ वर मी दुसऱ्ठी सूचना बाबली आहे, त्या कुडेशास्त्र्या स्पष्टी करणाऱ्याची मी सभागृहापुढे माझे विचार मांडवार आहे व काहीं गोटीचा अस्तेज करावार आहे. कलम ४१ चे कर्जनिवारण कावड्यामध्ये आहे ते प्रथमची सभागृहापुढे बाबून दाखलवार आहे. ते येणे प्रमाणे आहेकीं जर न्यायालयाचे अदावा बपीलाची सुनावणी करणाऱ्या न्यायालयाची

कोणत्याही वेळी ममाधान झाले की कर्जदाराच्या कर्जाची अथवा त्याच्या हिस्थाची निरवा-  
निरवे करण्याम त्याच्या मालमत्तेच्या कोणत्याही हिस्थाची विक्री करणे त्यास हितावह असेल तर  
असें न्यायालय, कर्जदाराम निर्दिष्ट केलेल्या कालावधीत अशा अुझीष्टासाठीं अशा मालमत्तेच्या  
हिस्थाची विक्री करण्याम परवानगी देअल. जर कर्जदार अशा रीतीने विक्री करण्याचा चुकला  
तर असे न्यायालय, न्यायालयाच्या अधिकाऱ्याम त्या मालमत्तेची विक्री करण्याचा आदेश देअल.  
या कलमाखाली विक्रीमाठी काढलेली मालमत्ता अशा अधिकाऱ्याकडून निर्देशित पडतीने विकल्पांत  
येअल.

मात्र अट अशीं की या कलमाखाली विकल्पांम काढलेल्या मालमत्तेचा हिस्सा, कलम ५५  
च्या पोट कलम (२) खाली विकल्पाम योग्य अशा मालमत्तेच्या हिस्थापेक्षां अधिक असणार नाहीं.

अध्यक्ष महोदय हा जों कांही कृपीक क्रृत्यांको निवारण कायदा आहे आणि त्यांतील जे कलम  
४१ आहे, त्याचा जो अुद्देश आहे तो अुद्देश हे कलम जसेच्या तसे ठेवले तर साध्य होणार नाहीं.  
या मुळे कर्जवाजारी लोकांचा तोटा होणार आहे. कारण या कलमा प्रमाणे त्यांच्या सर्व मालमत्तेची  
विक्री करून कर्ज फेडण्याची तरतूद या कलमांत केलेली आहे. म्हणून या मुळे सर्वसाधारण गरीब  
शेतकऱ्यांचा तोटा होण्याचा संभव आहे.

बहुवः मराठवाड्यामध्ये जे कर्जबाजारी लोक आहेत तें सर्वसाधारण पणे गरीब शेतकरी  
किंवा मध्यम वर्गीय शेतकरी आहेत, त्यांच्या जवळ पूर्ण कर्ज फेडण्या अितपत रक्कम असणे शक्य नाहीं  
आणिया कलमाप्रमाणे तर कर्जदाराची प्राप॑टी विकून सर्व कर्ज फेडण्याची तरतूद आहे. म्हणून  
या कलमा प्रमाणे कर्जदारांचा नोटा आणि सावकारांचा कायदा होण्याचा संभव आहे. म्हणून  
मी माझी दुरुस्ती सूचना दिली आहे. ती जर मंजूर केली गेली तर कर्जदारावर होणारा अन्याय  
बन्याच प्रमाणांत कमी होअल.

त्याच प्रमाणे माझी जी दुरुस्ती सूचना आहे ती अशी कीं कर्ज जे वसूल करावयाचे ते  
कर्जदाराच्या अजविर करावयाला पाहिजे. जे कर्जदार अर्ज देणार नाहींत आणि सावकार अर्ज  
देतील तर कर्जदारांच्या प्राप॑टीची विक्री करून कर्जफेड करण्याचा म्याजिस्ट्रेटला प्रस्तुत कायदा-  
नुसार अधिकार आहे. हा त्या शेतकऱ्यावर अन्याय होणार आहे असें मला वाटते. आज पर्यंत  
गरीब शेतकऱ्यावर समाजरचनेचे जे दडपण आहे त्या मुळे गरीब शेतकरी नाडला गेला आहे  
आणि पुढेही नाडला जाण्याचा संभव आहे. आजची समाज रचनाच अशीं आहे कीं गरीब  
शेतकऱ्यावर सावकार दडपण आणून त्याला काहीं ही करण्यास भाग पाडतात. म्हणून माझी जी  
सूचना (ब) आहे तीन असें सांगितले आहे कीं त्या शेतकऱ्याजवळ ६० टके प्राप॑टी ठेवून बाकीची  
विकल्पांत याची व त्यातून कर्ज फेड करण्याचा अधिकार कोर्टाला द्यावा. माझी माननीय मंत्र्यांना  
वक्ती सूचना आहे कीं आजचा शेतकरी वर्ग कायदाकडे पाहून लागला आहे. म्हणून हा कायदा  
नुसता नंवाचा कायदा राहू नये. शेतकरी वर्गाची परिस्थिती डेप्युटी मन्त्री महाशयांना  
बन्याच जवळून पाहण्याम मिळालेली आहे त्यामळे त्यांना या सर्व गोष्टींची पूर्ण जाणीव आहे.  
वसे किंतीहि कायदे केले तरी सामान्य जनतेला व सर्वसाधारण शेतकऱ्याला कांहीं फायदा होणार  
बाबी. म्हणून माझी अशी नग्य विनंति आहे कीं मी ज्या सूचना दिल्या आहेत त्या मान्य करण्यांत  
बन्याच व या कायद्याचा बहुसंख्य शेतकऱ्याला फायदा मिळू द्यावा, अवढे बोलून मी माझे  
मास्तु नुरे करतो.

تھی جی - آئد را ف بے سکشن (۱) کے متعلق میں غرض کر رہا تھا کہ اوس کے تحت پکورٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر کورٹ کو اضیبان ہو جائے کہ اس طرح ہے۔ قرضہ دنیں ہو سکے گا تو کورٹ یہ دیکھنے کا کہ مدیون کی جانباد کے کتنے حصہ کو بیچ کر قرضہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس کا تخفیہ کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ اوس کے لئے مدت بھی مقرر کی گئی ہے اگر اس مدت کے اندر وہ اراضی یا جانباد بیچ کر قرضہ ادا نہ کرے تو پھر کورٹ خود اس کے منعک حکم دیگا اور اس جانباد کو فروخت کر کے کریڈیٹر کو قرضہ ادا کریں گے۔ اس سکشن میں میں نے یہ لائسنس حنف کرنے کے لئے امنڈمنٹ دی ہے۔

'The property ordered to be sold under this section shall be sold by such officer in the manner prescribed'.

میں نے یہ امنڈمنٹ اس لئے دی ہے کہ میری ایک دوسری ترسیم بھی ہے جس میں میں نے یہ کہا ہے کہ براویزو میں سب سکشن (۲) کے بجائے سب سکشن (۳) وکھنا ہے اور جائے۔ اس لئے اگر اس کو مان لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اوپر کے لائسنس یعنی

'The property ordered to be sold under this section.'

کو رکھنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ اس سلسلہ میں میں یہ کہوں گا کہ دفعہ (۵۰) کے تحت ہم نے ڈپٹر کو کچھ مزید سہواتیں دی ہیں۔ اگر کوئی شخص اقساط مقرر کرنے کے بعد بھی قرضہ ادا نہیں کرتا تو کورٹ اس کو دیوالیہ قرار دیگا۔ بہرا یہ کہنا ہے اور جس طرح شری ادھو را ف پیش نہیں کیا ہے اس سلسلہ میں بجائے سکشن (۲) کے سکشن (۳) اپلائی (Apply) کی جائے۔ سکشن (۲) وہی کی وجہ سے یہ سہولت تو رہے گی کہ اقساط کی مدت بڑھائی جائے گی۔ یا اقساط سے بھی ادا نہ کرے تو اس کو دیوالیہ قرار دیا جائے گا یا اس کی پراپرٹی بیچی جائے گی۔ لیکن سکشن (۲) رکھنے کی وجہ سکشن (۳) اگر اپلائی کیا جائے تو اس کو ایک قطعی شکل دیدی جائے گی۔ دفعہ (۵۰) کے تحت یہ سہولت دی گئی ہے کہ اس کے میٹیننس (Maintenance) اور اس کے اہل و عیال کے میٹیننس کے لئے اراضی چھوڑ دینے کے بعد وہ فروخت کی حائیکی اور وہ فروخت بھی با خانطہ طریقہ پر ہو گی۔ یعنی

"....the Court shall direct that such portion of the property of the debtor, liable to attachment and sale under section 60 of the Code of Civil Procedure, 1908, excluding such portion thereof as the Government shall from time to time notify in the Jarida as the minimum necessary for the maintenance of the debtor and his dependents...."

بے چیز صاف طور پر یہاں واضح کی گئی ہے۔ اس میں ایک پانٹاٹگی ہے۔ سکشن (۴۰) میوں پروسیجر کو ڈکھاتے ہے کہ تحت یہ عمل ہو گا۔ لیکن میری ترسیم یعنی بجائے سکشن

(۲) اپلاٹ کرنے کے سکشن (۲) کرنے سے یہ ہوگا کہ یہ پیچیدگیں اوس میں نہیں وہیں گی - بار بار افساظ پڑھانا - بار بار ڈبٹر کو کورٹ میں پہنچا اور پھر ڈبٹر کو ری اوپن ( Reopen ) کرنا وغیرہ وغیرہ یہ چیزیں نہیں رہیں گی - اس نئے میں سے اون لائنس کو حذف کرنے کے لئے امنڈمنٹ بیش کرنے ہیں -

"The property ordered to be sold under this section shall be sold by such officer in the manner prescribed...."

اسی پراویزو میں بجائے سکشن (۲) کے سکشن (۴) کے سکشن (۴) میں وکیل تو اپریکی لائنس حذف ہو جائیں گی - اور اس طرح مددیوں کو اپک خاص سہولت منیگی - اور بار بار کسی قسم کا جھگٹا پیدا نہ ہوگا۔ سوضاحت کے بعد مجھے ایسا ہے کہ آنریبل سمبر انچارج آف دی بل امنڈمنٹ کو قبول کریں گے -

شری بھگوت راؤ گاڑھے :- (دفعہ ۲۱) میں جو امنڈمنٹ آئ ہیں وہ ایسی ہیں کہ اگر اون کو مان لیا جائے تو دفعہ کی بوری اسپرٹ ختم ہو جائے گی - یہ دفعہ اس طرح وضع کیا گیا ہے کہ اگر دوران کارروائی میں عدالت کو یہ معلوم ہو کہ مددیوں کی کسی جائداد کا کوئی حصہ فروخت کر کے قرضہ کی تکمیل کی جا سکتی ہے تو اوسی طرح عمل ہوگا - جب یہ تصفیہ ہو جائے گا تو نیپر مددیوں اوس کو بلا اجرت یعنی یا منتقل نہیں کر سکتیا - یا مقید مددیوں کوئی تصفیہ ایسا ہوا ہو کہ اون کی جائداد کی ایک حصہ فروخت کر کے رقم فراہم کی جاسکے تو یہ سہولت دینے کے لئے وہ سکشن ہے - لیکن آپ اون کو نکل کر دوسرا سکشن رکھنا چاہتے ہیں - جس کے تحت خود مددیوں کی درخواست پر ایسا عمل ہوگا - ظاہر ہے کہ اوس کو اس چیز کا علم ہونے کے بعد کہ اوس کی جائداد کا ایک حصہ فروخت کر کے قرضہ ادا ہوگا تو ہی وہ چیز معرض بحث میں آسکتی ہے - اس لئے میں کہوں گا کہ ہم نے جو سکشن (۲) رکھا ہے اوس کے الفاظ صاف ہیں - اور وہ کافی معنی رکھتے ہیں - اور وہ مطلب جو سور آف دی امنڈمنٹ کا ہے وہ پورا بھی ہو جاتا ہے - دوسری چیز یہ ہے کہ اگر ڈبٹر اس طرح جائداد پیچ کر کے رقم مدت مقررہ کے اندر فراہم نہ کرے تو خود کورٹ کی جانب سے اوس کو پیچ جائیگا اور اون کی تعییں کرائی جائے گی - لیکن اوس کو ڈبٹر کرنے کے لئے امنڈمنٹ بیش کی گئی ہے - اگر اوس کو قبول کیا جائے تو پھر جائداد پیچ کر کے رقم فراہم کرنے کی ذمہ داری کس پر ہو گی - یہ چیز ناامکن ہو جائے گی اور اس دفعہ کا مقصد بھی حاصل نہ ہو سکے گا - پراویزو میں بھی جو امنڈمنٹ دی کئی ہے اوس کے متعلق بھی میں سمجھتا ہوں گہ اوس میں کافی غلط فہمی ہو رہی ہے - ہم نے دفعہ (۴) کا ضمن (۲) متعلق کیا ہے اور اوس کے تابع ضمن (۳) ہے - میں اس کی جانب آنریبل سمبر کی توجہ مبنیول کراؤں گا - آپ نے اوس کا ایک جزو تولیے لیا ہے لیکن دوسرا جزو چھوڑ دیا ہے - ہم نے اوس میں یہ رکھا ہے کہ مددیوں کو جائداد پیچ کر قرضہ ادا کرنے کا موقع دیا جائے اگر وہ اپسا نہیں کر سکتا تو پھر دوسرا آئندیشیو یہ رکھا گیا ہے کہ اوس کو دیوالیہ قوار دھا

جیسا کہ نیکن آپ یہ چھترے ہیں کہ بجٹے سکشن (۲) کے سکشن (۳) رکھنا جائے اور وسٹوکسی قسم کے موقع دئے بغیر ایک دم دیوالیہ قرار دیا جائے۔ اور اوس کے تحت اُس کے خلاف پروپرٹی لنس اختیار کی جائیں۔ ہمیں تو دونوں اشکل بھی دیکھنا ہے۔ اس لئے میں سمجھتے ہوں کہ آپ کی امنڈمنٹ میں چونکہ صرف ایک ہی جزو ہے اس لئے وہ قابل قبول نہیں ہے۔

سری وامن واؤ دیشمکو (مومن آباد - عام) :- کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اوسکی بوزی برابری خبط کی جسکیگی؟

شری بھگونت راؤ گزرے :- وہ تو بوری مکفول ہی رہے گی۔ آوارڈ کے تحت جب وہ فہرست داخل کریگا تو وہ بوری کی پوری مکفول رہے گی۔ لیکن میں یہ چیز عرض کر رہا ہوں کہ آپ نے پراویز کے سنسلاہ میں جو امنڈمنٹ پیش کی ہے کہ سکشن (۲) کے بجٹے سکشن (۳) اپلائی کیا جائے وہ صحیح نہیں ہے۔ سکشن (۵) کو آپ پورا ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ آپ کی امنڈمنٹ کی وجہ سے مديون کے لئے ایک صورت ہے یعنی اوس کو دیوالیہ قرار دیا جائے۔ ہم نے ضمن (۲) کو جو متعلق کیا ہے اوس کا منشاء یہ ہے کہ دونوں اشکل اوس کے لئے ہوں۔ پہلے اقساط مقرر ہوں گی اگر وہ اقساط ادا نہیں کریں تو پھر دیوالیہ قرار دیا جائیگا۔ وہی سکشن زیادہ موزوں ہے۔ اسوضاحت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ آربیل مور اپنی امنڈمنٹ واپس لے لیں گے اور اصل کلائز کو منظور کر لیں گے۔

*Mr. Chairman:* The question is:

"(a) That in line 2, between 'time' and 'satisfied' insert: 'on the application of the debtor in this behalf'."

"(b) after the existing proviso, add the following further proviso:

'Provided further that the provisions of this Section shall not apply to 40 per cent. of the value of all the property of the debtor'."

The motion was negatived.

*Shri J. Anand Rao:* I beg leave of the House to withdraw both the amendments of mine.

The amendments were, by leave of the House, withdrawn.

*Mr. Chairman:* The question is:

"That clause No. 41 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

\*Clause 41 was added to the Bill.

### Clause 42

श्री. माधवराव वायपनकर (हृदगांव) :—अध्यक्ष महोदय, अल. अ. बिल. नं. १५, १९५३ मध्ये भी येणे प्रमाणे अुपसूचना देत्रूं अिच्छितो. या विलामधील अुपकलम अके मध्ये, कलम आणि २४ या शब्दांमध्ये ६, ८, १८, २९, २३ हे शब्द, तसेच “आणि” व “२८” या शब्दांमध्ये २९, ३१, ३२, ३३ हे शब्द घालण्यांत यावेत.

मिस्टर चेबरमन :—आपल्या भराठी अमेंडमेंट प्रमाणे कलॉज २३ ठेवण्यांत आला आहे. तेव्हां कलॉज २३ ठेवायचा आहे काय?

श्री. माधवराव वायपनकर :—नाही साहेब.

*Mr. Chairman:* Amendment moved.

*Shri J. Anand Rao:* I beg to move:

“Omit the Clause.”

*Mr. Chairman:* As this amendment is for omitting the clause it can not be moved but the hon. Member can participate in the debate.

श्री. माधवराव वायपनकर :—स्पीकर सर, माझी या दफ्यावर दुरुस्ती सूचना आहे. खेड्यांतील शेतकरी अडाणीं आहे. या कायद्याप्रमाणे वकील लावायला सोय ठेवलेली नाही. आणि वकील नसला तर त्या अडाणी शेनकन्याने सलला मागण्यासाठी कोणाकडे जावे? म्हणून माझी अशी विनंती आहे की वकील लावायची परवानगी देण्यांत यावी. अगोदरच शेतकरी अंगठा छाप असतो त्याला लिहता वाचता येत नाही. तेव्हां त्याने सलला घेण्यास कोणाकडे जावे?

मला सरकारला सांगावयाचे आहे की आपणास खरोखर जर शेतकऱ्यांचे कल्याण करावयाचे ब्रेसेल तर या कायद्याप्रमाणे चालण्यास्या खटल्यांत वकील लावायची परवानगी द्यावी. मागच्या काळांतहि शेतकरी लुबाडला गेला आणि आतांहि वकील लावायची परवानगी दिली नाहीं तर लुबाडला जास्याचा संबंध आहे. तेव्हां वकील लावायची त्याला परवानगी असावी अवैधी विनंती करून मी आपले भायक पुरें करतो.

شري جي۔ آنند راؤ :— دفعه ۲۲ کے تحت بعض صورتیں ایسی بتلائی گئی ہیں کہ جن میں سولئے فریقین کے پلیٹریس آکر بحث میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اگرچہ اس میں مجھے کہنے کی چندان ضرورت نہیں ہے لیکن میرا یہ تجربہ ہے کہ پہلی پتواریوں کو بدعنوانیوں اور ناجائز کاموں کے سلسلہ میں معطل یا برطیف کیا جاتا ہے۔ اس

ضمن میں مسئلہ دیکھا۔ پسی ایک کسٹی اُتے کہ ایسے معاملات میں انکی طرف سے کوئی وکیل نہ تھے۔ ہم یہ دیکھنے رہے ہیں کہ ایسے کیسیسوں میں معاملات کو زیرینٹ اکرنے کی ضرورت حقیقی ہے۔ ایک ترتیب سے سنبھال کر حاکم مجاز کو سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے یعنی وکیل رکھنے کی اجازت نہ ہوئی ہے یہ نوگ خود ہی اتنے معاملات کو زیرینٹ نہیں کر سکتے اسی ہی ان لوگوں کے پارے میں بھی ہے۔ یا کہ ایسا ہونا چاہئی تھا لہ حاکم مجاز خود ہی موقع بر جا کر آن دی اسٹ انکوائری (On the spot enquiry) کرے۔ یعنی یہ

صورت نہیں ہے سچے غریب غرباً کا مکمل زیرینٹیشن (Representation) نہیں ہو رہا ہے۔ لیکن پھر بھی شیل شواریوں کی صورت میں اور ان لوگوں میں فرق ہے۔ پہلی صورت میں تو اسیات کا ایکن ہو سکتا ہے کہ صحیح فیصلہ ہوگا بشرطیکہ شخصیدار صاحب موقع یہ جانے کی تکمیل گوازا فرمائیں۔ مگر ایسا نہیں ہو رہا ہے اسٹرے پہلی شواریوں کے حق میں ایک حد تک نا انصاف ہو رہی ہے۔ ایک جگہ ہم خود شخصیدار صاحب کو لیگنے تو وہاں معقول طور پر انصاف ہوا لیکن عدالت کا پوزیشن ایسا ہیں ہے۔ اور ان لوگوں کی صورت ایسی ہے کہ قانون میں ان لوگوں کے لئے کچھ پیچیدگیاں اور دشواریاں ہیں جیسے کہ فارم بہرنا معاملات کو باقاعدہ طریقہ سے پیش کرنا وغیرہ۔ اسٹرے اسیات کا ڈر ہے کہ اگر وکیل رکھنے کی اجازت نہ دیجائے تو وہ پورے طور سے فائدہ نہیں اٹھا سکتیں۔ لہذا میری یہ خواہش ہے کہ ڈبٹر اور کریڈٹر دونوں کو وکیل رکھنے کی اجازت دیجائے۔

مسٹر چیرمن:— آپکا استمنٹ نگیثیو (Negative) ہے۔ کیا اس سے آپکا منشاً پورا ہو جائیگا؟

*Shri J. Anand Rao: "Pleaders, etc., excluded from appearance."*

چند صورتیں ایسی ہیں جن میں پلیڈرس آسکتے ہیں اور چند ایسی ہیں کہ جن میں پلیڈرس نہیں آسکتے۔ بعض صورتوں میں پلیڈرس کو الو (Allow) کر رہے ہیں اور بعض میں نہیں تو پھر کیوں نہ تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے وکلا کو امٹ (Admit) کیا جائے۔

شری بھگونت راؤ گزار ہے:— مجھے یہ عذر ہے کہ آپکا استمنٹ کلارکو ڈبیٹ کرنے کے پارے میں ہے۔ آپ اصل کلارکو اپوز کرسکتے ہیں لیکن اسکو ڈبیٹ کرنے کے لئے استمنٹ موہنیں کرسکتے۔

شی. شوہر راول مادھव راول (نیلگا):— اधیकش مہوہدی، آنرے بول مونبر نے انہیں ایک تاریخی دی ہے کہ بیس سے کشان ۴۲ کے تہت وکیلوں کو پرکی کی ایجادت دی جائی۔ بیس سے کشان کے دو ہیسے ہےں۔ ۲۸، ۲۶ اور ۳۸ میں وکلا کو وکالاتن پرکی کی ایجادت دی گئی

है और दूसरे दफान में यह जिजाजन नहीं दी गयी है। पहले यह शर्त आदालत मुनानिव समझे कि किसी मदयू को हुक्क दिलाने के लिये यह जरूरी है कि कोई कानूनदां शास्त्र अमंत्रकी पैरवी करें तो वह जिजाजत दी जा सकती है। जिस अमेंडमेंट के मूल्हर का मनदा यह है कि वकालतन पैरवी की जिजाजत दी जानी चाहिये। आम तौर पर यह देखा जाता है कि जब वकील किसी मुकदमे की पैरवी करने हैं, तो होता यह है कि कभी मर्नंदा असली बात या तहकीकात हट जानी है और ऐसी चीजे पेश आनी हैं जिससे एक मुस्तहक या गरीब शास्त्र जो वकील न दे सकता हो अमंत्रका नुकसान होना है। जैसे कि मूल्हर का मनदा है कि जिसमें मदयूको वकालतन पैरवी की जिजाजत दी जाय तो मेरा पहला अन्तराज यह है कि जिससे यही होगा कि मदयू गरीब होगा और साहूकार पैसे वाला होगा तो मदयू वकील का तकरुर नहीं कर सकेगा क्योंकि अस्को फौस के लिये ज्यादा अखराजात आयेंगे और शायद अमी मे वह और मखरूज हो जायेगा। साहूकार दो चार वकील मुकर्रर कर सकेगा। ननीजा यह होगा कि पैसा न होने की वजह से जो वकील न लगा सकेगा वह मुकदमा हार जायेगा। अदालत को अगर किसी केस के बारें में महसूस हो कि असमें ऐसे कानूनी मसायल हैं कि जो वकील की पैरवी के सिवा हल नहीं हो सकते तो जिसके कुछ सेवन्स में अस्तियार दिया गय है कि वह वकील का तकरुर करें। अमिन्ये मैं समझता हूँ कि जो तरमीम लाजी गयी है अस्की जरूरत नहीं है। मेरा मजेशन यह है कि परिभाषा मे वकील वगैरा लिखा गया है, यानी वकील के साथ और अक शास्त्र है जो असली मदयू के बजाय वहां जा सकता है और वह मुख्त्यार है। जहां वकील पैरवी नहीं कर सकता वहां अगम मुख्त्यार का लफज न रखा गया तो वकील ही खुद मुख्त्यार नाम तकमील कर सकता है और अम दफा की मृशा को फौत कर सकता है। मेरी राय में वकील को पैरवी का अस्तियार न दिया जाया लेकिन मुख्त्यार नामा लेकर भी कोई शास्त्र जाता है तो अस्को भी जिजाजत नहीं होनी चाहिये। यह बिल जब हाअम के मामने पहले आया था तब भी मैंने यही सजेशन दिया था। मिनिस्टर मुनालुका मे मेरी प्रार्थना है कि जिस वकील के लफज के बाद मुख्त्यार का लफज बढ़ा दिया जाय ताकि असली वाकयात को जाहीर करनेवाला शास्त्र ही अदालत के सामने जाये और हकीकत को जाहीर करे। मेरी यह गुजारिश है कि जो दफा रखी गयी है असमें मुख्त्यार के लफज के सिवा बाकी सब वैसा ही रखा जाय ; और मैं आनरेबल मूल्हर आफ दि अमेंडमेंट से खालिक हो दूंगा कि वे अपनी तरमीम वापस लें।

\* شری ادھو راؤ پٹل (عہل آباد - عام) :- میں آنریل سعیر مادھو راؤ صاحب کے امئمنٹ پر امئمنٹ دیرہا ہوں - اگر اجازت دین تو میں امئمنٹ پر کچھ کہتا چاہتا ہوں - میں اس میں کلاز ۸ کے سب کلاز ۲ کو ایڈ (Add) کرنا چاہا ہوں۔ ابھی جیسا کہ ایک آنریل سعیر بحث فرمائے تھے تھے مديون اور ساہوکار حسابات دیسکریٹ ہیں لیکن جیسا کہ ہمارا تجربہ ہے وہ اتنے کامپلیکٹ (Complicated) دعوے ہوتے ہیں اور حسابات اتنے جیھوئے ہوتے ہیں کہ انکو اب تکنا پڑا شکل ہوتا ہے۔ بعض صورتیں ایسی ہوئی ہیں کہ لمیشیشن ایکٹ کے سکشن ۲۰ کے تحت کسی کا انگشت لگانے ہیں اور اندرورن تین سال

اسکو نایا جاتا ہے۔ جس کہ ہم نے قرض کی تعریف میں رکھا ہے کہ اس میں نائم پارٹ ڈپنس نہیں آ سکتے مگر اس سے پہلے ۱۵ - ۲۰ روپیے وصول ہوچکے ہیں تو یہ بضرور واقعہ ثابت ہوتا چاہئے جیسا کہ کورٹ کنسپشن (Conception) ہے وہ کراس کوئیشنگ (Cross questioning) نہیں کریگا اور دونوں فریقین بھی بحث نہیں کریں گے۔ آج اس دیموکراتک دور میں ہم جو بھی قانون بنانا رہے ہیں اسکو الفاظ کی جمبینگ (Jumbling) کے تحت اتنے سال کا قرض بے باق ہوگ۔ اتنے سال کا سود چاہے وہ کتنا ہی ہو نہیں لیا جائیگا یا ایک مقرر حد تک ہی سود لیا جائیگا اس سے زیادہ سود نہیں لیا جائیگا۔ اتنا قرض بے باق ہوگا وغیرہ شائد و کلاں۔ اس کے تحت اپیکیشن آئے تو یہ دیکھا جائیگا کہ آئا وہ کلاز ۱۶ میں یہ ہے کہ کلاز ۷ کے تحت اپیکیشن آئے تو یہ دیکھا جائیگا کہ آئا وہ عدالت کے جورسٹ کشن (Jurisdiction) میں آتا ہے یا نہیں۔ اگر ۱۵ ہزار سے زائد ہوتا اسکو چھوڑ دیا جائیگا۔ اسلئے بعض ساہوکاروں کے قرضہ جات کلاز ۱۶ کے تحت اکستنگش ہونگے اور انکے خلاف کوئی چارہ کرنے نہ ہوگ۔ وہ مردہ ہو جائیں گے۔ لیکن اس سکشن کو پھر کچھ مزید دم لگ دی گئی ہے۔ سب کلاز (۲) میں یہ ہے کہ

*Clause 16 (2): "Nothing in this section shall apply to any debt due from any person who has by his declaration, act or omission intentionally caused or permitted his creditor to believe that he is not a debtor for the purposes of this Act or that no application under section 4 can be entertained in respect of any debt owed by such person to such creditor by reason of the provisions of section 11."*

یہ دفعہ ایسا ہے کہ مديون کو اپنے اعلان کی وجہ سے با عمل کی وجہ سے ساہوکار یہ پاور کرتا ہے کہ وہ اس قانون کے تحت نہیں ہے اس طرح مديون پر امر مانع مخالف آتا ہے۔ اس اصول کو مدون کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ساہوکار یہ کہہ کر آسکتا ہے کہ میں مديون کے پاس گیا تھا تو اس نے کہا کہ میرا قرضہ ۱۵ ہزار کا ہے، میں اس میں نہیں آتا۔ یہ ایسے واقعات ہیں کہ ان میں عدالتون کو صحیح معنوں میں انصاف کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ بھی گورنمنٹ میں وکیلوں کے خلاف سہم چلائی جا رہی ہے۔ لیکن یہ ایک ان اوپیل (Inevitable) ہے۔ شہادتوں کی جانچ اور توازن شہادت کے لئے وکیلوں کی ضرورت ناگزیر ہے۔ سکشن ۹۹ ٹیننسی ایکٹ کے تحت ایریرس (Arrears) ہے۔ با رنٹ کے بارے میں ایسا کوئی مقدمہ عدالتون میں وکیل کے ذریعہ نہیں چلتا چاہئے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ عدالتون میں وکلا اسکے تحت اپنا وکالت نامہ داخل کرتے ہیں۔ مقلوبی اس طرح چلتے ہیں اور فیصلے بھی ہوتے ہیں۔

شری شیش راؤ واگھرے : - اگر وکیل نہ آئے تو اب نہ ہو سکتا ہے ۔

شری ادھو راؤ پھیل : - اگر آپ صحیح معنوں میں وکیلوں کی خلافت کرنے ہیں تو وکالت کے پیشہ ہی کو بند کروا دیجئے ۔ نوگ خود دیکھنے نہیں کہ وہ کس قانون کے تحت کہاں آتے ہیں ۔ یہ مدیون کے نئے درج کے ائمے دونوں کے ائمے سہولت کا باعث ہے کہ وکیل رکھنا جائے ۔ آپ حساب فہری کے نئے تو کمیشن مترکرہتے ہیں ۔ دونوں پارٹیز حاضر ہوتے ہیں ۔ آج کے حالات میں یہ ضروری ہے کہ ان سکشنز کے نئے وکیلوں کو بیروی کی اجازت دیں ۔ انکا خرچہ یا فیس کسٹ میں انکوڈا (Include) ہو گئی ۔ یا جب آپ دوسرے وکیلوں کو سیئے خرچہ یہ مصارف کے نئے نظر سے اجازت نہیں دیتے تو سرکاری وکلاً مقرر کیجئے ۔ وہ منصہ چلانیز ۔ یعنی آج کے حالات میں یہ ضروری ہے کہ قانون کے صحیح انٹر پریشن کے نئے وکلاً کو موقع دیں ۔ کیونکہ اس میں کمیشن ایکٹ آتا ہے ۔ کریمبل بروسیجر آتا ہے ۔ اس میں عمالین بھی غلطی کر سکتی ہیں ۔ اگر کچھ ذرا سی بھی غلطی ہو جائے تو فریق کی ناقابل تلافی نقصان ہو جاتا ہے ۔ اسٹری میں ہاؤس سے ریکوٹ (Request) کروں گے کہ جو امندمنٹ آیا ہے اسکو اور امندمنٹ مو امندمنٹ کو قبول کرے ۔

شروع ماجھی بھوئی دیبا پاتیل (आष्टी) : — اध्यक्ष مہارाज، آج یہک نया تجزخواہ ہو رہا ہے । اپو جیشاں کے آنرے بل ممبرس جو اچھے پڑے لیکھے ہیں، کانٹون جاننے والے ہیں، گریٹ کاشتکار اور مஜدواروں کے پان رہنے کا دادا کرنے ہے اُنہیں ترک میں یہ مانگ ہو رہی ہے کہ کुछ بھی ہو، وکیل دینے کے لیے ایجاد ایام کانٹون میں آام تاریکے پر ہونے چاہیے ۔ میں یہ وینارت کر رہا کہ لوکشاہی س्थاپیت ہونے کے باہم یہ پورا نا تجزخواہ آپ کیوں ہو رہا ہے ؟ یہ کانٹون میں یہ رکھا گیا ہے کہ اداالت ایجاد کے وہ وکیلوں کے جریے آپ کام لے سکتے ہیں، لیکن ایک دن سے ہی وکیلوں کو ایجاد دینے کی مانگ آپ کیوں کر رہے ہیں ؟ اُسی سے کاشتکاروں کا کوئی فایدا نہیں ہوگا । میں پوچھتا ہوں کہ آج تک کیتنے کاشتکاروں کا وکیل میں نے فایدا کیا ہے ؟ ساہکاروں نے کاشتکاروں کو برقرار کر دیا ہے، تو وکیل بھی وہی ہیں ۔ وکیلوں کو میں ہرگز اچھا مانا نہ کیلیے تے شار نہیں ہوں ۔ آنرے بل ممبر کافی نیلگا خود وکیل ہے، لیکن فیر بھی یہاں وکیلوں کو ایجاد نہ دیتے جانے کی وجہ مانگ کر رہے ہیں ۔ ایسیلیے میں اُنکو بخیرواد دےتا ہوں । آنرے بل مسٹر ہر آف دی ایم ڈی ڈیمینٹ سے میں کہونگا کہ وہ خود کاشتکاروں میں رہتے ہیں، اُنکی دیکھاتے ہیں ۔ یہ سامراجیشاہی کا کانٹون نہیں ہے । لوکپریت سرکار کا کانٹون ہے । ایسے پورے سماں کا کانٹون کے لیے آپ شرور میں ہی وکیل کی جرورت کیوں مہسوس کرتے ہیں ؟ میں کہونگا کہ کوئی ساہکار بहت بُرائی کے ساتھ رُپھا وسُول کرتا ہے تو آنرے بل ممبر اُسکی بُرائی لیگوں کے سامنے لَا سکتے ہیں ۔ بडے افسپر گریٹ کاشتکاروں کو نیا نہیں دیتے، اُنکو آگے آنے نہیں دیتے تو آپ اُنکے پاس جا کر اُنکو سماں سکتے ہیں । اور کاشتکاروں کو نیا دیلا دے سکتے ہیں । آپ اپنے ایلائے کا جا یہاں لے کر وہاں جو سڑی پھر ساہکار اور مددجوان ہو گے اُنکے وارے میں اسالیت کا پتہ لگتا سکتے ہیں، گریٹوں کو بچانے کی کوشش کر سکتے ہیں । آج یہ کام پوری اس سُبھی کا سُچا جنتا

पर है यानी पर्याय में कानूनकारों पर भी है। कानूनकारों का नुकसान उनसे के लिये अपेक्षित कर्तव्यों की दौलत बढ़ाने के लिये आप को विभिन्न कदमों करें? मैं यह सबूत कहा इसके लिये विभिन्न बुराओं करने हैं। लेकिन वकील को जिसमें उनसे की कुछ भी ज़रूरत नहीं है? मैं जानता हूँ कि आजकल साहूकार यह समझने लगे हैं कि हम अपने मामले सरकार के पास के उनसे के बजाय आपमें ही तथ करें। वे कानूनकारों को बहका कर किसी नन्हे में अपने लागड़े निटाने को कोशिश कर रहे हैं। लेकिन आनंदेवल में वरों में अपील करना कि वे अपनी अग्रणी कानूनों-ट्यूअन्नी में जा कर अपने कानून के बारे में अच्छा प्रचार करें। हम जानते हैं कि हमारे अधिकारों में कौन आसामी है, कौन साहूकार है, किस साहूकार ने किस आसामी को जायदाद नाजायज़ नौरमें निगल ली है और कौन वुरे साहूकार है। यह सब जानने के लिये और जाहीर करने के लिये ही जनना की तरफ से आप और हम वकील हैं, और अपने के लिये हम ननस्वाह भी पाने हैं। लोक नियुक्त सरकार जो हमको भला देनी है, वह हम साते हैं। क्या यह जो सच्च होता है वह कानूनकारों का सच्च नहीं है? अितना खच्चा अनुके सर पर पहले से होने के बावजूद और वकील का सच्चा रखने की यहां क्या ज़रूरत है? आखिर में मैं आनंदेवल मूँहर आफ़ दी अमेंडमेंट से अपील करूँगा कि वे अपनी तरमीम वापस ले लें और इश्तेज़ जैसा का वैसा पास करें तो अच्छा होगा।

شُری شُرْن گورِہ انعام دار (الدولہ - جوگئی) :- اسپیکرسر۔ میں امن्तिन्थ کی تائید کرتا ہوں۔ اس ایک میں دو کلاز کے تحت وکلاً بحث کر سکتے ہیں۔ ۲۳ اور ۲۸ اور سب مکشن ۲ (۲۸) کی حد تک ہے۔ بقیہ کی حد تک عدالت انصاف کے نقطہ نظر سے اجازت دیگی۔ مگر میں ہاؤس کے سامنے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کلاز (۲۳) کے تحت کلائز ۱۸-۸-۱۳-۲۸-۲۸-۳۶-(۲)-۳۶-۲۳ کی اپیل ہوتی ہے۔ اپیل کے لئے تو کاشٹکر کو وکیل کے باس جانا ہی پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں میں نہیں سمجھتا کہ یہاں کیوں نہ اجازت دی جائے۔ اپیل کے لئے تو وکلاً کی مدد ضروری ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں مادھو راؤ صاحب کے امن्तिन्थ کی تائید کرتا ہوں۔ (۲۳) کے تحت جو سکشن رکھئے گئے ہیں اگر انہیں بھی یہاں رکھا جائے تو کوئی دقت نہ رہے گی۔ کیوں کہ اس میں کریسل پرسیجر - لمیشن ایکٹ اور دوسرے قوانین کے حوالے دینے گئے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی کاشٹکر اتنا پڑھا لکھا یا قابل ہو سکتا ہے کہ وہ عدالت میں ان سب پر خود بحث کر لے۔ اور اگر اس طرح پابندی عائد کر دی جائے تو قانون کے مفہوم کو تقصیان پہنچ جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ سکشن (۲۳) میں جن سکنس میں اپیل کا حق دیا گکا ہے کم از کم ان سکنس میں وکیل کو حاضر ہونے کا اختیار دیا جائیگا۔

*The House then adjourned for recess till Half Past Nine of the Clock.*

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Clause 42—(Contd.)

شری بھگونت راؤ گاڑھے:- مسٹر اسپیکرسر - سکشن (۲۴) کے سنسدھ میں جو امنڈمنٹ آئی ہے اوس پر کافی مباحثت ہوئے ہیں۔ میں اون میں کچھ اضافہ کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن خواہش کی گئی ہے اس لئے میں کہوں گا کہ اس دفعہ پر جنرل ڈسکشن کے ذوراً میں کافی روشنی ڈالی گئی تھی۔ چنانچہ اس کو سلکٹ کمیٹی نے بھی ویسے ہی باق رکھا۔ یہ چیز ایسی ہے کہ اس میں دو قسم کی رائے رکھنے والے لوگ ہیں۔ بعض کا خیال یہ ہے کہ اس قانون کے تحت کسی عدالت میں کوئی کارروائی ہو تو وکلا کو اس میں پیروی کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔ دوسرے سکشن کا خیال ہے کہ ضرور وکلا کو پیروی کی اجازت دی جانی چاہئے۔ میں اس بارے میں اپنی ذاتی رائے بھی رکھتا ہوں۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ جن جن دفعات میں قانونی امور زیر بحث آتے ہیں جیسے کہ دفعہ ۲۸ اور دفعہ ۲۴ ہے جس میں یع کو رہن وغیرہ ثابت کرنے کی اجازت دی گئی ہے ایسے دفعات کی حد تک ذریعہ وکلا پیروی کی اجازت دی جائے۔ اور یعنی بل میں دفعہ ۲۸ کی حد تک رکھا تھا۔ لیکن سلکٹ کمیٹی نے دفعہ ۳۸ ضمن ۳ کے تحت جو کارروائیاں تعاملی ہوئی ہیں اون میں وکلا کو پیروی کی اجازت دی ہے۔ لیکن پراویزو کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ دوسری کارروائیوں کے لئے بھی عدالت کے ٹسکریشن پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں جو دلائل پیش کئے گئے ہیں اور امنڈمنٹس پیش کئے گئے ہیں اون سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے سائل اس قانون میں ہیں کہ جن کے لئے مشورہ قانونی کی ضرورت ہوئی ہے۔ لیکن مشورہ قانونی بطور خانگی بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے سوا اگر کورٹ کو اطمینان دلایا جائے کہ مقدمہ کے خاص حالات کے لحاظ سے وکیل کے ذریعہ پیروی کی ضرورت ہے تو ایسی صورت میں مانعت نہیں ہے۔ لیکن عام طور پر وکلا کے لئے عدالت کا دروازہ اس قانون کے تعلق سے کھول دینا ہر کیس (Case) کے تعلق سے میں ضروری نہیں سمجھتا۔ اس لئے ایک درمیانی چیز اس میں داخل کی گئی ہے۔ اگر اس کو مان لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی فرق پڑنے والا نہیں ہے۔ اتنا عرض کرنے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کی کافی وضاحت ہو چکی ہے اس لئے اس کلائز کو اسی طرح مان لیا جائے اور آنریبل سبیر اپنا امنڈمنٹ واپس لیں تو مناسب ہو گا۔

Mr. Speaker: The question is:

"That in line 1, between "sections" and "24" insert, "4, 8, 18, 19, 22, 23", and between "28" and "and" insert, "29, 31, 32, 33."

The motion was negatived.

*Mr. Speaker:* The question is:

"That clause 42 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 42 was added to the Bill.

### **Clause 43**

*Shri Ch. Venkatrama Rao:* Sir, I beg to move:

"(a) That for items (i) to (v) of sub-clause (1), substitute the following:—

'(i) From every order passed under sub-section (3) of section 8, section 18, section 14, section 28 and sub-section (2) of section 36.'

(b) Renumber consequentially items (vi) and (vii) as items (ii) and (iii) respectively".

*Mr. Speaker:* Amendment moved.

شروعی جنگ را (جتوں) بے۔ قانون کے دفعہ ۳۳ کے ضمن ۱ کے فقرہ ۳ میں ہندسہ، کی بجائے ۲۸ قائم کرنا چاہتا ہوں اور فقرہ ۵ کے بعد فقرہ ۶ قائم کرنا چاہتا ہوں۔ دفعہ ۳۶ کے ضمن ۲ کے فقرہ ۳-۴-۵ کے تحت جو احکامات عدالت صادر کرے ان کا مراجعہ ہونا چاہئے۔ دوسرے فقرے کے سلسلہ آج کے بعد اوس کا سلسلہ نمبر بدلتا ہے۔ ۶۔ عوچاتا ہے اور ۷۔ ہو جاتا ہے اس کے بعد ضمن ۲ کی سطر ۳ کے الفاظ ”ان“ (In) کے بعد سے ”اپلائی“ (Apply) تک درمیانی مضمون اوٹ (Omit) کر دیا جائے۔ میں یہ ائمہت پیش کیا ہے۔

*Mr. Speaker:* Amendment moved.

شروعی ایج - وینکٹ رام راؤ: - مستر اسپنکر سر - میرا امنڈمنٹ معمولی سا  
ایک تکنیکل امنڈمنٹ (Technical Amendment) ہے - حرف میں نے ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و  
۵ و ۶ سطر پڑھا کر ہر ایک کو الگ کرتا یا ہا ہے -

From every order passed under sub-section (3) of section 8.....

۴-۱۸-۱۸-۲۸ جو فیکرس ہیں ایک لائن مبی جائے جائیں تو معنی نکلتے ہیں۔ اگر آنریل مسٹر میرے امنیٹ کو غیر ضروری سمجھتے ہیں تو وہ اسکی وضاحت کروں کیونکہ غیر ضروری سمجھتے ہیں وزنہ وہ میرے امنیٹ کو قبول کر لیں تو متابع ہو گا۔

شی بہکوت راوی کاڑھ:- ستر لہیکر سر - امنلخت کے مور صاحب نے کہا  
کہ اس دفعہ کو ایک لاتین میں وکھا جائے اس کو میں صحیح نہیں مان سکتا۔

بیل کے کن کن الحکمات کے نئے مرا فعہ رکھا گیا ہے اس کو صاف کرنے کے لئے میں میں صراحت کی گئی ہے۔ آپ اس کو جس طرح رکھنا چاہئے ہیں اوس سے مقصد بور نہیں ہوگا۔ حرف ہ تک سلسلہ نہیں ہے سکھ ہ۔ اشکل اس میں رکھنے کی گئے ہیں۔ میری سمجھو میں نہیں آیا کہ آخر آنریبل ممبر کو اس پارٹے میں اعتراض کیوں یہاں ہوا۔ ایک لاٹین میں رکھنے سے کیا مطلب ہ اور اس طرح رکھنے میں کیا دشواری ہے میری سمجھو میں نہیں آیا۔ اس نئے میں اس امندمنٹ کو قبول نہیں کرسکتا۔

ش्रی. ڈی. ڈی. ڈی. دے گپتا :- پےپر کی اکاؤنٹس کے تहت یہ سजے شان کیا گیا ہے۔

شری بھگوت راؤ گزار ہے :- میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل موور آف دی ام. ام. نٹ کو اس پر اصرار نہیں کرنا چاہئے۔ سلکٹ کمیٹی نے اس کو ایسا ہی رکھا ہے اس نئے اس میں باار بار تبدیلی مناسب نہیں ہے۔

شری بھگوت راؤ :- مسٹر اسپیکر سو۔ میری ترمیم کو منسنا ہے کہ دفعہ ۳۳ میں ضمن (۱) میں فقرہ ۳ میں ہندسہ ۲۲، لکھا گیا ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ چھاپے کی غلطی ہے کیوں کہ ترجمہ میں ۲۲ لکھا گیا ہے اور اصل کپی میں ۷، لکھا گیا ہے۔ اس نئے میں ۱۲ کی بجائے ۲۲ قائم کرنا چاہتا ہوں۔ جو ضروری ہے۔

اس کے بعد میں ایک اور ضمن کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں جو فقرہ (۵) کے بعد رہے گا وہ یہ کہ دفعہ (۲۲) کے ضمن (۲) کے تحت جو فیصلہ فقرہ ۳ اور ۶ کے تحت کئے جائیں گے اون کے مرا فعہ کا بھی حق دیا جائے۔ دیگر دفعات کے تحت جس طرح مرا فعہ کا حق دیا گیا اس طرح اس دفعہ کو بھی شامل کیا جانا مناسب ہوگا۔ اوس کے بعد میں نے جو ترمیم پیش کی وہ کلاز (۷) کے بارے میں ہے۔ اوس میں میعاد ساعت کے متعلق جو فقرہ ہے اوس کو میں زائد سمجھتا ہوں اس بل میں اس کو لانے کی ضرورت نہ تھی۔ قانون میعاد ملعت کے دفعات ۳ - ۵ اور ۱۲ متعلق کئے جا رہے ہیں اور دیگر دفعات متعلق نہیں کئے جا رہے ہیں۔ جو قانون میعاد ساعت متعلق کیا جا رہا ہے تو اوس کا لازمی تبعیج یہ ہوگا کہ یہ دفعہ بھی اوس سے متعلق ہوگا اس لئے اوس کی ضرورت نہیں سمجھتا اسکو تکال دیا جائے۔

شری. بھگوت راؤ گزار ہے :- لفظی غلطی کے متعلق جو امندمنٹ ہے وہ تو صحیح ہے (۱۲) کی بجائے (۲۲) کا ہنسہ ہونا چاہئے۔ اس نئے کہ (۲۲) کا تعلق تو صرف ایدیشنل افسروں پاوس دینے کے متعلق ہے۔ اس نئے وہاں (۲۲) ہی ہونا چاہئے۔

مسٹر اسپیکر :- کیا آپ اس کو اکسپٹ کر رہے ہیں؟

شری بھگوت راؤ گزار ہے :- میں اس کو اکسپٹ کر رہا ہوں۔ البتہ میعاد ساعت کے متعلق جو امندمنٹ آئی ہے اوس کو میں قبول نہیں کرسکتا۔ ہم اس قانون میں عام

بیوں جو دنیوں سعد بہت سعفی ہیں کتو رشتے خش بیکہ اوس کے خاص دفعات متعین  
کروزٹھیں ۔ وہ صرحد آؤ دیجیت آئی جائے تو بیوں دنیوں بیعڈ سپاہت اسی سے  
سعفی خوچ بیکا ۔ ۔ ۔ خل کی سد جو مشرک کی گئی شے بعد سعف کے خاص دفعات  
نمی اوس سے مدد ہوں گے ۔ اُتروہ ۔ ۔ رکنیہں توہراً مقصد بوزا نہیں خوداً اس نئے میں  
سے منہمنٹ کیوں تیار ہیں کیسکے ۔

**مسنون سیکون:** - شری یعنی نگز (اُف) کی منہمنٹ (ان) نو قبول کرنے گئی ہے۔

*Shri Ch. Venkatrama Rao:* I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

*Shri Bhujang Rao:* I beg leave of the House to withdraw parts (b), (c) and (d) of my amendment.

- Parts (b), (c) and (d) of the amendment were, by leave of the House, withdrawn.

*Mr. Speaker:* The question is:

"That clause 43 as amended stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 43 as amended was added to the Bill.

### *Clause 44*

*Mr. Speaker:* There are no amendments to clause 44.

The question is:

**“That Clause 44 stand part of the Bill.”**

The motion was adopted.

**Clause 44 was added to the Bill.**

### *Clause 45*

*Shri Syed Akhtar Hussain (Jangaon): I beg to move:*

"That for 'Re. 1, Rs. 2 and Rs. 50' wherever occurring in the clause, substitute 'As. 8, Ra. 1 and Rs. 25' respectively."

*Mr. Speaker:* Amendment moved.

\* شری سید احتر حسین :- میری ترمیم بہت ہی واضح اور سادہ ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اوسکو قبول کرنے میں حکومت کو کوئی عذر نہیں ہوگا - اس ترمیم کا تعلق کورٹ فیس سے ہے - جب کبھی کوئی درخواست گزار عدالت میں رجوع ہوتا ہے عام طور پر جو قواعد نافذ العمل ہیں اون کے لحاظ سے معقول عدالتون میں آئے آنے فیس لیجاتی ہے - یہ قانون جو وضع کیا گیا اوسکا تعلق خاص طور پر کشتکاروں اور کسانوں سے ہے - لیکن عام طور پر عدالتون میں جو فیس لیجاتی ہے اوس سے زیادہ پڑھا کر اس میں فیس رکھی گئی ہے - وہی فیس یہاں پر بھی رکھی جانی تو میں سمجھتا کہ اچھا تھا - ہمارے اس قانون کا منشاء یہ ہے کہ قرضوں کا بوجھ کم کیا جائے - کیونکہ وہ لوگ اب اس کا بار نہیں الہاسکتے - اس لئے لازمی طور پر کم فیس رکھی جانی چاہئے تھی - اس لئے میں نے بھی اس دفعہ کے تحت ایک روپیہ - دو روپیہ اور پچاس روپیہ کی بجائے آئھا آئے - ایک روپیہ اور پچس روپیہ رکھا ہوں - یہ سہولت درخواست گزاروں کے لئے فائدہ مند ہو گی اور ظاہر ہے کہ درخواستیں اون ہی لوگوں کی طرف سے پیش ہونگی جو مفروض ہونگے - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میری یہ ترمیم قبول کر لیجائیگی -

\* شری ادھو راؤ پٹیل :- یہ ترمیم استامپ فیس کے بارث میں ہے - اس وقت سی - پی - سی کے تحت اون درخواستوں پر جو عدالت منصی میں پیش ہوئی ہیں آئھا آنے فیس لیجاتی ہے ( اور ہماری ابتدائی عدالت یہی عدالت منصی ہوگی ) اور ٹسٹرکٹ یا سب آڑیبیٹ جیج کے کورٹ میں جو درخواستیں پیش ہوئی ہیں اون کے لئے ایک روپیہ کا نکٹ لیا جاتا ہے - لیکن اس بل میں اپلیکیشن کے یہ ڈبل رسوم رکھا گیا ہے - یعنی پہلی درخواست کے لئے ایک روپیہ کا رسوم اور اپل کی درخواست کے لئے دو روپیہ لئے جا رہے ہیں - یہ صحیح ہے کہ اگر منی سوٹ ( Money suit ) کی حیثیت سے درخواست آئی تو استامپ ڈیوٹی زیادہ دینا پڑتا - حسکو اس قانون کے تحت اگریپٹ ( Exempt ) کیا گیا ہے - لیکن کوئی وجہ نہیں کہ ایسی درخواستوں کو جو اس بل کے تحت پیش کی جائیں ڈبل استامپ لکایا جانا ضروری ہو - اگر یہ خیال ہو کہ چونکہ ہم ریلیف دے رہے ہیں اس لئے کم از کم استامپ ڈبل کرنا چاہئے تو میں کہونا کہ یہ آر گیومنٹ صحیح نہیں ہو سکتا - اوسکے علاوہ ایسی اپلیکیشن مددیوں کی جانب سے بھی آسکی ہیں اور ماہوکاروں کی جانب سے آسکی ہیں - اور جیسا کہ خود حکومت ہند کے بعض منسٹروں نے کہا ہے ہمارا انفصالی کام انسان اور اخراجات بھی کم ہوا کریں - اس وجہ سے کہ جب اخراجات پڑھ جاتے ہیں تو لوگ خرچہ پرداشت نہیں کر سکتے - اور انصاف میں دشواری ہوتی ہے - اس لئے عدالت کے خرچہ کو کم سے کم کرنا چاہئے اور سی - پی - سی کے تحت یا دوسری درخواستوں کے لئے جو رسوم رکھا گیا ہے وہ یا ان بھی وکھنا مناسب ہوگا - اس لئے میں عرض کرونا کہ یہ امنٹمنٹ منظور کر لے جائے -

شروع بیکوئنٹ رکھ کرے ہے۔ دفعہ (۲۰) میں جو امنٹمنٹ پیش کی گئی ہے وہ اسٹامپ کی شرح کہ کرنے کے بارے میں بیش کی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تائید میں جو بحث کی گئی وہ اس ذہنگ سے کی گئی اور یہ تابنے کی کوشش کی گئی کہ چونکہ ایک صرف ریلیف دے رہے ہیں اس لئے دوسری طرف فیس میں اضافہ کیا ج رہا ہے۔ میں کہونگا کہ اس کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے۔ بعاظ مالیت مقدمہ جو شرح وسوم کی اس وقت مقرر ہے اوسکا مقابلہ اوس وسوم سے کیا جائے جو ہم نے رکھا ہے تو معلوم ہو گا کہ ہم نے جو وسوم رکھا ہے وہ نامینل (Nominal) ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ آئے آئے کی بجائے ایک روپیہ کیوں رکھا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ جو دوسرے وسوم ہیں اونکو پوری طرح سے انکال دیا جائے۔ میں یہ کہونگا کہ یہ بحث اس وجہ سے صحیح نہیں کہ یہ خیال غلط ہے کہ اوارڈ صادر کرتے وقت اخراجات جو دلائے جائیں گے اون کا پورا بار لاٹی طور پر ڈیٹر پر ہی ہڑیگا۔ بلکہ یہ چیز عدالت کے نسکریشن بر موقوف ہو گی اور چاہے تو کریڈیٹر سے بھی خرچہ کی رقم وصول کی جائیگی اس کے پہلے ایک دفعہ کے سلسلہ میں تو مختلف پارٹی کے معزز ممبرس کی جانب سے وکیوں کے تقریب اور اونکے خرچے کے نارت میں اصرار کیا گیا اور ڈیٹر کا جو مالی تقاضا اس میں ہوتا ہے اوسکو برداشت کرنے کے لئے وہ آنادہ ہو جاتے ہیں ایکن صرف آئے آئے کی بجائے ایک روپیہ فیس رکھی جائی ہے تو کہا جاتا ہے کہ زیادتی ہو رہی ہے۔ میں کہونگا کہ یہ آر گیوٹھ صحیح نہیں۔ چونکہ ان درخواستیں کی نوعیت خاص ہے اس لئے آئے آئے کی بجائے اگر ایک روپیہ کا اسٹامپ مقرر ہوتا ہے تو وہ نا اضافی پر بنی نہیں ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا اثر صرف مدیون ہی پر راست طور پر ہڑیگا۔ بلکہ اس کا دارو مدار حالات پر ہو گا۔ آئندہ کا دفعہ جو اوارڈ کی رجسٹری سے متصل ہے اس میں شرح فیس بلحاظ قانون رجسٹری کافی بڑی ہوئی ہے اسکے لحاظ سے یہ فیس جو رکھی گئی ہے۔ نامینل ہے۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ امنٹمنٹ وہ ڈرا کر لے جائے۔

*Mr. Speaker:* The question is:

"That for 'Re. 1, Rs. 2 and Rs. 50' wherever occurring in the clause, substitute 'As. 8, Re. 1 and Rs. 25' respectively."

The motion was negatived.

*Mr. Speaker:* The question is:

"That Clause 45 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 45 was added to the Bill.

***Clause 46***

***Mr. Speaker:*** There are no amendments to Clause 46.  
The question is:

“That Clause 46 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 46 was added to the Bill.

***Clause 47***

***Shri Bhujang Rao:*** I beg to move:

“That in line 4 of the proviso, for ‘14’ substitute ‘24’.”

***Mr. Speaker:*** Amendment moved.

شری بھجنگ راؤ :- میر دفعہ (۲۷) میں ”۱۴“ کی بجائے ”۲۴“ کی ہنسہ قائم کرنا چاہتا ہوں۔ پراویزو کی سطر (۲) میں دفعہ (۱) کا حوالہ دیا گیا ہے غالباً برنسٹنگ کی غلطی سے وہ (۱۲) لکھا گیا ہے۔ اصل میں اوسکو (۲۰) ہونا چاہئے تھا کیونکہ پراویزو کی آنڑی سطروں میں یہی (۲۰) کی ہنسہ ہے اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ آپریل مور آف دی بل اسکو منظور کر لینے گے۔

شری بھجنگ راؤ گزارہ :- میں اس حد تک اس امنڈمنٹ کو توں کر لیتا ہوں۔

***Mr. Speaker:*** The question is:

“That Clause 47, as amended, stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 47, as amended, was added to the Bill.

***Clauses 48 to 54***

***Shri S. L. Newasekar:*** Mr. Speaker, Sir, I do not wish to move my amendment.

***Mr. Speaker:*** The question is:

“That Clauses 48 to 54 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clauses 48 to 54 were added to the Bill.

### Clause 55

*Shri Syed Akhtar Hussain:* I beg to move:

“That after sub-clause (3) add the following proviso:

“Provided that land not less than a family holding shall be left with the debtor after such sales”.

*Mr. Speaker:* Amendment moved.

*Shri Uppala Malchur:* My amendment is to clause 62. It is wrongly included under clause 55, Sir.

*Mr. Speaker:* We shall look into it.

شیعی سید اختر حسین:- میں نے کلارے ۵۰ میں جو ترمیم پیش کی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک ایسا کسان یا کاشتکار جو مقرض ہے اور جسکے بارے میں عدالتی کارروائی اور چیان بین جاری ہے اور عدالت کسی منزل پر اس نتیجہ پر پہنچے کہ متعلقہ کاشتکار اس بوزیشن میں نہیں ہے کہ اس سے قرض وصول کیا جاسکے تو ایسی صورت میں عدالت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ عدالت اسکے دیوالیہ ہونے کا اعلان کرے۔ لیکن ساتھ ساتھ دوسرا قدر یہی اسکے ساتھ جوڑے گئے ہیں۔ اسکے فقرہ ۳ میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ اسکے دیوالیہ ہونے کا اعلان کرنے کے بعد اسکی جو جائزداد ہو گئی اسے نیلام کر دیا جائیگا۔ ایسی صورت میں عدالت کے صواب دید یہ بات چھوڑ دیکھی ہے کہ عدالت جتنا مناسب سمجھے اس مقرض کے پاس زمین کا حصہ چھوڑے۔ لیکن عدالت کے صواب دید پر اس طرح چھوڑنے سے جو اندیشه ہمارے سامنے آتا ہے اور جو اندیشه یادا ہوتا ہے جیکہ یہ قانون ایسا ہے جو ہم زرعی قرضہ جات کے تعلق سے بنا رہے ہیں تو اس میں ایک واضح پراویزو آنا چاہئے کہ کم سے کم ایک خاندانی مبیوضہ اسکے پاس باقی رکھا جائیگا۔ اسلئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔ خاص طور پر ایسی صورت میں جیکہ ہارت پاس زرعی اراضی کا قانون بن چکا ہے اور یہ سمجھا گیا ہے کہ ایک کاشتکار کو زندگی بسر کرنے کے لئے ایک خاندانی مبیوضہ جسکی مجموعی آمدی سولہ سو روپیے اور خالص آمدی آٹھ سو روپیہ ہوتی ہے اسکو ناقی کھنے کے لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔

شیعی کے۔ وینکٹ رام راؤ:- دفعہ ۵ میں ایک امنٹسٹٹ پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا فائل اسٹیج ہے کہ جیکہ مقرض اشخاص کے لئے جو مختلف اسٹیجس رکھئے گئے ہیں جیسے کہ اسکیلنگ ڈاؤن فردر اسکیلنگ ڈاؤن وغیرہ ایسا ہی ایک آخری اسٹیج یہ ہے جسے ہب کہ ٹیئر کو دیوالیہ قرار دیا جاتا ہے۔ اصل قانون کے لحاظ سے یہی ہے لئے لسٹیج ہے اور خوش قسمتی یا بد قسمتی سے اس قانون کے لحاظ سے یہی یہ آخری

اسچیج ہے۔ اس میں ایک رعایت یہ رکھی گئی ہے کہ اس کے لئے جو مینیمیم ایریا ( Minimum area ) پر سکرانپ ( Prescribe ) کیا جائیگا وہ چھوڑ دیا جائے۔ لیکن اسکوویگ ( Vague ) رکھنے کی وجہ میزی طرف سے ایک کانکریٹ پروپوزل یہ پیش کیا جا رہا ہے کہ جو اراضی چھوڑی جائیگی وہ ایک فیملی ہولڈنگ سے کم نہو۔ ایسے الفاظ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ نیتنسی ایکٹ اور لینڈ کمیشن کو بٹھا کر بہت غور و تحقیقات کے بعد اس کو ایک مسلمہ اصول مان لیا گیا ہے کہ ایک فیملی ہولڈنگ سے آئندہ سو روپیہ کی آمدنی ہوسکتی ہے یعنی ایک کنپنی کی پرورش اس سے ہوسکتی ہے۔ جبکہ ٹیکنسی ایکٹ جیسے اہم قانون کے تحت اس اصول کو مان نیا گیا ہے تو اس قانون کے تحت بھی اسکو انکریپریٹ ( Incorporate ) کرنا چاہئے۔ اسلئے میں عرض کروں گا کہ جو امنڈمنٹ پیش کیا گیا ہے وہ بہت ریزنیل امنڈمنٹ ہے اور یہ فبول کیا جانا چاہئے۔ اس پر اویزو کے تحت صرف اتنا کہا جا رہا ہے کہ دفعہ ۶۰ دیوانی کے تحت قرق نہ کیا جائے۔

*"Excluding such portion thereof as the government shall from time to time notify in the Jarida as the minimum necessary for the maintenance of the debtor and his dependents as may be required to liquidate all the debts of the debtor".*

یعنی جو الفاظ رکھئے گئے ہیں اگر اس سے یہ مطلب نکلتا تو ہمیں اس امنڈمنٹ کو پیش کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن دفعہ ۵۰ کے ضمن ۳ کے تحت جو معیار رکھا جاتے والا ہے وہ ایسا معیار نہیں جو ٹیکنسی ایکٹ کے تحت مقرر کیا گیا ہے اور جسیے ہم نے لاکھوں روپیہ خرچ کر کے مقرر کیا ہے۔ اسلئے اسکو انکا ریپورٹ کرنے میں ہچکچاہت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اب جیکہ یہ قانون آخری اسچیج پر آگیا ہے بہت سے امنڈمنٹ ہماری جانب سے نہیں بلکہ اوس جانب سے پیش کرئے گئے لیکن عموم معلوم نہیں کہ کیا مصلحت تھی کہ انہیں موو نہیں کیا گیا اور وہ اپنی موت آپ مرچکے ہیں۔ یہ ایسے امنڈمنٹ تھے جن سے ڈبٹر کا فائدہ ہوتا تھا۔ رجسٹریشن وغیرہ نہ کرنے اور عدالت کا جو اوارڈ ہوگا اسکو ڈکری تصور کرنے کے سلسلہ میں یہ امنڈمنٹ تھے جو موو نہیں ہوئے۔ لیکن یہ امنڈمنٹ اس قیمتی فیملی ہولڈنگ کے لئے ہے جو ٹیکنسی ایکٹ کے تحت مقرر ہوئی ہے اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ آنریل منسٹر صاحب اسپر سنجدگی کے ساتھ غور فرمائیں گے اور اسکو قبول کریں گے۔

شری بھگونت راؤ کاڑھے:- اسیکرسر۔ اس امنڈمنٹ کے سلسلہ میں جو بحث کی جاوہی ہے میں اس کو ماننے کے لئے اس وجہ سے تیار نہیں ہوں کہ اس دفعہ میں وہ ملکیت رکھی گئی ہوں جن میں بتا یا گپا ہے کہ کن صورتوں میں جائیداد قرق

نہیں خواستھی - شویتے یہ کہ نورمنٹ نے یہ پوز اپنے پاس رکھا ہے کہ مددیون کی کتنی جگہ - وسکے درمیان کے خذلان کے رکن کے میٹینس نئے ضروری ہے - جب یہ اختیار نورمنٹ نے سے ہے تو آپ کو کسی صرح اس کا شہد نہ ہونا چاہئے کہ کتوں میں جیز خواری جو ایک ملنے ہوئے اصول کے خلاف جائے گی - آپ ایک ہی فیصلے ہوئے گے تک اس کو محدود کرنا کیوں چاہتے ہیں - یہ معکن ہے کہ حالات کے حد تک ہے راصی پک نیمی ہولڈنگ سے کم ہو یہ زیادہ ہو - اس لئے گورنمنٹ نے یہ اختیار ہے ہے اس رکھا ہے اور وہ وقتاً فوتاً جریدہ میں شائع کر کے یہ بثلاۓ گی کہ اس کے میٹینس کے لئے کتنی جائیداد ضروری ہے - اس لئے یہ کہیہ نہیں بنانا چاہئے جیس کہ امنمنٹ کے ذریعہ خواہش کی گئی ہے - اس میں مختلف مسائل آ سکتے ہیں یہ امنمنٹ ذہنی تباہات کے تحت لا یا گیا ہے اور اس کے ساتھ ماتھ ایسی بحث کرنے کی کوئی ٹکنی ہے جو عامہ صور پر اس قانون سے متعلق نہیں ہو سکتی - میر سمجھتا ہوں کہ یہ محض بحث کے لئے بحث ہے - میں اپنی اس توضیح کی روشنی میں اس کو مناسب نہیں سمجھتا اور ایوان سے اپنی کرتا ہوں کہ اس کو رد کر دیا جائے ۔

سری سید احترو حسین:- جواب میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں یہ غلط فہمی پیدا ہوئے کا انداشہ ہے کہ یہ ترمیم اس صرح پیش کی جا رہی ہے کہ ایک نیمی ہولڈنگ سے زائد ہو تو اس میں نقصان ہوتا ہے حالانکہ اس میں الفاظ صاف ہیں ۔

**"Provided that land not less than a family holding shall be left with the debtor after such sale".**

یہ فرمات ہونا چاہئے کہ کم از کم ایک فیملی ہولڈنگ تک اس کو متنا چاہئے اس لئے اس کو محدود کیا جا رہا ہے۔ اگر زیادہ گنجائش نکلتی ہے تو یہ اور صورت ہے - اس لئے میری دوبارہ یہ خواہش ہے کہ اس کو قانون میں شامل کر لیا جائے تو نقصان ہونے والا نہیں ہے ۔

**Mr. Speaker:** The question is:

**"That after sub-clause (3) add the following proviso:**

**"Provided that land not less than a family holding shall be left with the debtor after such sale".**

The motion was negatived.

**Mr. Speaker:** The question is:

**"That clause 55 stand part of the Bill."**

The motion was adopted.

Clause 55 was added to the Bill.



تحریٰ پہنچوںت را فوکار نہے :- اس سکشن میں جو امندمنت لا ی گیا ہے وہ  
 امن لئے ہے جو قبیل ہیں ہے کہ جس مقصد کے لئے یہ سکشن وضع کیا گیا ہے امندمنت  
 سے اوس مقصد کے ہی فوت خو جانے کا امکن ہے۔ کبیوں کہ اس قانون کے نتاذ کے بعد موجودہ  
 میں نہرس ایک ریس ہوئے والا ہے اور نہ دین کے کارروائی پر جو پہنڈیاں ہیں ان کے  
 لحاظ سے کستکروں کو ضرورت پر قرضہ حاصل کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ گورنمنٹ  
 تقاضوی کے ذریعہ کچھ لوں دیگی۔ کوآپریٹیو سوسائٹیز دین گی۔ لیکن ان کے لئے کوئی  
 تیسرا ذریعہ نہیں رہتا۔ اس لئے اس قانون میں کچھ لوگوں کو لاٹیسنس دیکر لوں دینے  
 کی اجازت دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ کبیوں کہ سیزنل کریپس کے لئے لوں کی  
 ضرورت پڑتی ہے۔ اور لوں ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر اس طرح قرض کی ادائی کی کوئی سبیل  
 ہی نہ رکھی جائے تو اس سے روپ اکامی (Rural economy) متاثر ہو گی۔  
 اور ایک نسلیں ہونے کا امکن ہے۔ اگر کوئی شخص ادائی کی جانب مائل نہ ہو  
 اور ادائی سے بچنے کے لئے پیداوار کو بیچ نہیں یا دوسری جگہ منتقل کر دے اور رقم  
 ادا نہ کرے تو اس سے کاشکار کے لئے اپنی موقعی ضروریات کو پورا کرنے کا کوئی موقع  
 ماقن نہ رہے گا۔ ان حالات میں میں عرض کروں گا کہ اس قانون کے ذریعہ ہم ایسی قیود  
 عائد کرنے ہیں جن کی وجہ سے کاشکاروں کے لئے جو دو سہیں کے قرضی کی ضرورت پڑتی  
 ہے اس کا موقع رہے اور ان کے لئے پریشانی کا باعث نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ کے لئے یا  
 کچائی کے وقت چھوٹے قرضہ کی ضرورت پڑتی ہے اس کے لئے موقع رہنا ضروری ہے۔ اسکے  
 لئے اس شکل میں یہاں گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس لئے اس کا منظور ہونا ضروری ہے۔  
 میں عرض کروں گا کہ اس امندمنت کو واپس لایا جائے۔ اور دفعہ جس طرح نیش ہوا ہے  
 لسی حالت میں منظور کیا جائے۔

*Mr. Speaker: The question is:*

*“That for sub-clauses (2) and (3), substitute the following:*

**Clauses 56, 57, 58, 59, 60 and 61**

**Mr. Speaker:** The question is:

"That clauses 56 to 61 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 56 to 61 were added to the Bill.

**Clause 62**

**Shri Uppala Malchur (Suryapet-Reserved):** I beg to move:

"That for sub-clauses (2) and (3), substitute the following:

"(2) any person hypothecates or sells the standing crops or the produce of his land in contravention of subsection (1), such hypothecation or sale shall be null and void".

**Mr. Speaker:** Amendment moved.

**శ్రీ కెప్పుం వంస్యార్:** హిమ్మర్ స్టీకర్ సర్,

ఇస్తువు సత్తుతే యా బీల్డ్ లోనీ కొబ్బ టె లో అ, 3 సబ్-కొబ్బలున్నాయో, అవి యా బీల్డ్ కే పెన్చుతున్న నేను అనుకొంటున్నాను. ఎందుకంటే, అసలు మనం యా బీల్డ్ మేక్క పేది బుఖాలు పొచుచునే బీల్డ్ అని చెబుతూనే, దీంట్లోనే మళ్ళీ వ్రీట్సైక పరిస్థితులవల్లగానీ, కొస్క్రోస్క్రై రమణ్యులవల్లగానీ ఏదైనా జరిగినట్లులుతే శిక్షలు విధించే ఆవకాశం ఇందులో చేర్చబడింది. దీనిని చేర్చడు నా చెబుతున్నాను. దీనిని తినిచేయాలని నా ఎమెండ్ మొంటు. ఇస్తువు తొసి బుఖాలు తీసుకొన్నప్పుడు, తాను తగ్గారు వడే కోర్టులో విచారణ ఉన్నప్పుడు, వ్రీథులుండ స్థూయిలిని పొప్పకారు దగ్గర తాను వ్యవసాయపు భార్యల్కోసం తగినంత అప్పాను తీసుకు చెప్పిపెళ్ళడు, తన పంచును ఇతరులకు ఎందుకు అమ్మతారో నాకు ఇదిగా ఉన్నది. వ్రీట్సైక ఇంచ్చిస్టుల్లో చేస్తుచెస్తు పంటలను పావలాకు, బేడకు అమ్ముకోడడం ఉంది. చెస్తుచెస్తు బుఖాలు తీసుకొనేవాడు తన ధార్మిలో చెస్తుచెస్తు పంటలు, మామూలు పంటలను నేప్పుము చేస్తాడు. ఉన్ని గడ్డ, మొరపకాయ, దీసుగడ్డ, మొక్కజోస్టు—ఇటువంటి చెస్తుచెస్తు పంటలను పెద్ద పెద్ద మక్కలకు అమ్ముకోరు. కానీ ఎవడైతే చెస్తుచెస్తు పంటలు నేప్పుం చేస్తాడో, వాడు తనకు ఎవరైతే అప్పి చెందుతున్నారో, ఆ పొప్పకారికి యా చెస్తుచెస్తు పంటలను ఇవ్వాలూనికి సాధ్యవాడు. కానీ, ఇట్లు ఇట్టినా కొను తెచ్చుకొన్న అప్పులు తీరపు. పెద్ద పెద్ద పంటలు అరిటే, పేరునెనగ, వరీ, శాప్పు, పాప్పు—ఇటువంటి పంటలను తాను, అవి పచ్చిగా ఉన్నప్పుడు అమ్ముకోలేదు. చెస్తుచెస్తు పంటలు, కొస్క్రోస్క్రై కూరగాయలు, చెప్పిచెస్తు పప్పుదేమసలు, మొదలైనవాటిని పచ్చిగా ఉన్నప్పుడు

شری بھیگونت را فکر کرئے :- اس سکشن میں جو امنڈمنٹ لا یا گیا ہے وہ  
 اس لئے قہبہ نہیں ہے کہ جس مقصد کے لئے یہ سکشن وضع کیا گیا ہے امنڈمنٹ  
 سے اوس مقصد کے ہی فوت ہو جانے کا امکان ہے۔ کیوں کہ اس قانون کے نتائج کے بعد موجودہ  
 منی لندنس ایکٹ ریپل ہوئے والا ہے اور این دین کے کریبیار پر جو پابندیاں ہیں ان کے  
 لحاظ سے کشتکاروں کو ضرورت پر قرضہ حاصل کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ گورنمنٹ  
 تقاوی کے ذریعہ کچھ لوں دیگی۔ کوآپریٹیو سوسائٹیز دین گی۔ لیکن ان کے لئے کوئی  
 تیسرا ذریعہ نہیں رہتا۔ اس لئے اس قانون میں کچھ لوگوں کو لائیسنس دیکر لوں دینے  
 کی اجازت دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ کیوں کہ سیزنل کر اپس کے لئے لوں کی  
 ضرورت پڑتی ہے۔ اور لوں ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر اس طرح قرض کی ادائی کی کوئی سبیل  
 ہی نہ رکھی جائے تو اس سے روپ اکئی (Rural economy) متاثر ہو گی۔  
 اور ایک نسلیں ہونے کا امکان ہے۔ اگر کوئی شخص ادائی کی جانب مائل نہ ہو  
 اور ادائی سے بچنے کے لئے پیداوار کو بیچ لے یا دوسری جگہ منتقل کر دے اور رقم  
 ادا نہ کرے تو اس سے کشتکار کے لئے انہی موقعی ضروریات کو پورا کرنے کا کوئی موقع  
 ناقہ نہ رہے گا۔ ان حالات میں میں عرض کروں گا کہ اس قانون کے ذریعہ ہم ایسی قیود  
 عائد کرتے ہیں جن کی وجہ سے کشتکاروں کے لئے جو دو مہینے کے قرضے کی ضرورت پڑتی  
 ہے اس کا موقع وہی اور ان کے لئے پریشانی کا باعث نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ بیع کے لئے یا  
 کچائی کے وقت چھوٹ قرضہ کی ضرورت پڑتی ہے اس کے لئے موقع رہنا ضروری ہے۔ اسکے  
 لئے اس شکل میں ہاں گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس لئے اس کا منظور ہونا ضروری ہے۔  
 میں عرض کروں گا کہ اس امنڈمنٹ کو واپس لایا جائے۔ اور دفعہ جس طرح یہش ہوا ہے  
 لسی حالت میں منظور رکیا جائے۔

*Mr. Speaker:* The question is:

"That for sub-clauses (2) and (3), substitute the following:

The motion was negatived.

*Mr. Speaker:* The question is:

“That clause 62 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 62 was added to the Bill.

*Clauses 63, 64, 65 and 66*

*Mr. Speaker:* There are no amendments to clauses, 63, 64, 65 and 66. The question is:

“That clauses 63 to 66 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clauses 63 to 66 were added to the Bill.

*Mr. Speaker:* The question is:

“That the Short title, Commencement and Preamble stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

The Short title, Commencement and Preamble were added to the Bill.

*Shri Bhagwanth Rao Gadhe:* Sir, I beg to move:

“That L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors’ Relief Bill, 1953 (as reported by the Select Committee) be read a third time and passed”.

*Mr. Speaker:* Motion moved.

\**Shri V. D. Deshpande:* Sir, I will not like to take much time of the House at the stage of the third reading of the Bill.

I wish to say that this Bill forms part of our efforts to introduce basic agrarian reforms. As I have expressed in this House many a time, the feudal structure in India represents three types of exploitation—firstly, the land

interest; secondly the debtor interest and thirdly very heavy revenue taxation. The first aspect of the matter, we have dealt with under the Agricultural Lands and Tenancy legislation. The second aspect, *viz.*, the debtor's interest is being dealt with in the present Bill. The Bill is shortly going to find its place on the Statute Book.

I respectfully wish to point out to the Treasury Benches and the House that the object with which we have dealt with this particular problem is only half-hearted. There are three aspects at which one must look at this problem. Firstly, it is necessary that long term debts should be liquidated; secondly, the other debts should be scaled down substantially; and thirdly, a sort of moratorium or postponement of the actual payment of the remaining debts should be provided. These are the three aspects from which any one would wish to implement the basic agrarian reforms.

I have to regretfully state that the first aspect of liquidating old debts has not been seriously considered by the Treasury Benches and whatever plea and whatever date I suggested in the House was overlooked and was not accepted. It was simply argued that it is not possible to liquidate old debts. I have pointed out to the party in power and the various committees the need to liquidate the old debts. We have looked into the matter and come to the conclusion that so far as old debts are concerned, it is not possible for the peasant or for the debtor to pay them; and especially when we are dealing with agrarian reforms we have to take this point into consideration, namely, that we have to rehabilitate a section of the peasantry on land and that if they have to be rehabilitated they must be given back their land which was snatched away from them by the money-lenders. Unless we give them land without the payment of the old debts, it will not be possible for the small peasants and the agricultural labourers to be rehabilitated. Therefore I have pleaded time and again in the House that the old debts should be liquidated; but unfortunately that has not been accepted.

The second aspect of scaling down the debts was no doubt done and I do accept that to a great extent certain measures have been introduced—50 per cent. scaling down in respect of debts dating back to 1940 and 40 per cent. scaling down in regard to debts between 1940-47. These

These are the three aspects which I hope will be taken up. Only part of it has been done. At least in future the Government will pay attention to all these aspects and do justice to the agriculturists. With these few words I hope the Bill will have its passage in the House and it will be beneficial to the agriculturists. If at any time it should be found that it is more in favour of the creditor rather than the debtor which apprehensions we have and which we have pointed out, the Government will not hesitate under the pressure of vested interests to amend the Act accordingly.

With these few words, I close my speech on the third reading of the Bill.

شروعی بخیگونت را فو گزئے :- سیئر اسپیکرمر - اس تھیرڈ ریدنگ کے موقع پر میں کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ اس سے پہلے امنڈمنٹس کے سلسہ میں اضھار خیال کر دیا گیا ہے ایک لیڈر آف دی اپوزیشن کی جانب سے جو چیزوں بیان کی گئی ہیں اونکے متعلق ایوال کی توجہ مبنیوں کرانا ضروری ہے۔ پہلی چیز یہ کہی گئی ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے ہاف ہار تبلی ( Half-heartedly ) میں اس کو مانسے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ممکن ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کا بل کی طرف دیکھنے میں کچھ پیادی فرق ہو۔ اس میں بلا جبر و اکراه ہم چند باتیں لے رہے ہیں۔ تین چیزوں بیان کی گئی ہیں۔ پہلی چیز قرضے کے بے باقے بارے میں ہے۔ جو حسابات آئے والے ہیں اس میں سود کی بڑی مقدار آئے والی نہیں ہے۔ اصل سے دو چند بھی سود کی مقدار نہیں آئی گی۔ دوسرا فیکٹر ( Factor ) اس میں یہ ہے کہ بیعاد کے باہر کے قرضے بھی نہیں آئیں گے جو قرضے آئیں گے۔ فیصد اسکیل ڈاؤن کرنے کے بعد کچھ سود کے ساتھ آئیں گے۔ دوسرا چیز جو کہی جا رہی ہے وہ اسکیل ڈاؤن کرنے سے متعلق ہے۔ میں کہونگ کہ اس میں کافی رعایت کی جا چکی ہے۔ اقساط کی وصولی ملتوي رکھنے کے بارے میں کہا گیا ہے۔ اس قانون میں ایک دفعہ رکھی گئی ہے کہ فصل کی حالت خراب ہو اور مالگزاری کے آدھے حصہ کی وصولی ملتوي کرنے کی ضرورت ہو تو اس قانون کے تحت اقساط ملتوي رکھئے جاسکتے ہیں۔ بہرحال ہمیں حقائق کو سامنے رکھکر سوچنا ضروری ہے۔ جو شکوک و شبہات اپلیمیشن ( Implementation ) کے تعلق سے گورنمنٹ کے متعلق کئی جا رہے ہیں اس کے متعلق گورنمنٹ کا جو ارادہ ہے وہ ظاہر کیا جا چکا ہے۔ آپ کو ماننا پڑیا کہ یہ چیز قطعاً کسی رزرویشن ( Reservation ) کے تحت نہیں آئی بلکہ بعض کاشتکاروں کے فائدے کے لئے کی جا رہی ہے۔ مناسب ہو گا کہ بجا ہے کریسیزم ( Criticism ) کے اس کے صحیح طور پر اپلیمیشن اور عمل آوری کے لئے اپنائیاں صرف کی جائیں اور اس طرح گورنمنٹ کے ساتھ کو آپریٹ ( Co-operate ) کریں۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپیل کروں گا کہ اس بل کو پاس کیا جائے۔

*Mr. Speaker:* The question is:

"That L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors' Relief Bill, 1953, (as reported by the Select Committee) be read a third time and passed".

The motion was adopted.

L. A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad  
Abolition of Inams Bill, 1954

*Mr. Speaker:* Now, we will continue the 1st reading of the Abolition of Inams Bill.

These are the three aspects which I hope will be taken up. Only part of it has been done. At least in future the Government will pay attention to all these aspects and do justice to the agriculturists. With these few words I hope the Bill will have its passage in the House and it will be beneficial to the agriculturists. If at any time it should be found that it is more in favour of the creditor rather than the debtor which apprehensions we have and which we have pointed out, the Government will not hesitate under the pressure of vested interests to amend the Act accordingly.

With these few words, I close my speech on the third reading of the Bill.

سے دو چند بھی سود کی مقدار نہیں آئیگی - دوسرا فیکٹر ( Factor ) اس میں یہ ہے کہ سیداد کے باہر کے قرضے بھی نہیں آئیں گے جو قرضے آئینگے ۔ وہ فیصلہ اسکیل ڈاؤن کرنے کے بعد کچھ سود کے ساتھ آئینگے - دوسرا چیز جو کہیں جا رہی ہے وہ اسکیل ڈاؤن کرنے سے متعلق ہے - میں کہونگا کہ اس میں کافی رعایت کی جا چکی ہے - اقساط کی وصولی ملتوي رکھنے کے باہمے میں کہا گیا ہے - اس قانون میں ایک دفعہ رکھی گئی ہے کہ فصل کی حالت خراب ہو اور مالگزاری کے آدھے حصہ کی وصولی ملتوي کرنے کی ضرورت ہو تو اس قانون کے تحت اقساط ملتوي رکھئے جاسکتے ہیں - بہرحال ہمیں حقائق کو سامنے رکھکر سوچنا ضروری ہے - جو شکوک و شبہات ایپلیمنٹیشن ( Implementation ) کے تعلق سے گورنمنٹ کے متعلق کشیرے جا رہے ہیں اس کے متعلق گورنمنٹ کا جو ارادہ ہے وہ ظاہر کیا جا چکا ہے - آپ کو ماننا پڑیگا کہ یہ چیز قطعاً کسی رزویشن ( Reservation ) کے تحت نہیں آئی بلکہ بعض کشتکروں کے فائدے کے لئے کی جا رہی ہے - مناسب ہو گا کہ جائے کریسیزم ( Criticism ) کے اس کے صحیح طور پر ایپلیمنٹیشن اور عمل آوری کے لئے اپنی توانائیاں صرف کی جائیں اور اس طرح گورنمنٹ کے ساتھ کو آبریث ( Co-operate ) کریں - اتنا کہتے ہوئے میں اپل کروں گا کہ اس بل کو پاس کیا جائے ۔

*Mr. Speaker:* The question is:

"That L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors' Relief Bill, 1953, (as reported by the Select Committee) be read a third time and passed".

The motion was adopted.

### L. A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill, 1954

*Mr. Speaker:* Now, we will continue the 1st reading of the Abolition of Inams Bill.







"Should the lands under the personal cultivation of Inamdar be less than four and half times the 'family holding', the deficiency shall be made good by registering him as an occupant of the Inam lands to the extent of such deficiency—".

اس کے تحت سائز ہے چار گونا فیمی ہولنڈگ تک زمین اوس کو دین گرے یا اگر نہیں۔ اوس پر ہے اوس کی حقیقت ہے تو سائز ہے سترہ گونا محاصل کے کمپنیشن انعامدار کو دیا جائیگ۔ سوال یہ ہے کہ اس کمپنیشن میں سے (۲۵) فیصد جو حکومت کو منیگ اوس کی رقم زیادہ یا کمپنیشن کی رقم زیادہ ہو گئی۔ ظاہر ہے کہ کمپنیشن کی رقم ہی زیادہ ہو گئی۔ ہر آدمی کے نام پر سائز ہے چار گونا فیمی ہولنڈگ کو پٹھے ہو گئوں دیہات میں جو چھوٹے چھوٹے انعام کی اراضیاں ہیں وہ اباليش ہو جائیں گی۔ وہاں آپ کو زیادہ زمین نہیں ملیکی۔ بہت ممکن ہے کہ گدوال کی رانی یا ونپین کے راجہ کی سیری زمینات میں سے کچھ آپ کو مل سکتے۔ کیونکہ وہ قابض قدیم کی نعرف میں نہیں آتے۔ کسی زمین پر اگر کوئی قاضر قدیم ہے اور وہ اپنا حق قائم کر لیتا ہے اوس کی زمین کا کمپنیشن آپ انعامدار کو دلائیں گے۔ اور وہ بھی مالکرا ری کے سائز ہے سترہ گونا جو کافی رقم ہو گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تریڑی بچپن سے اس کے پاس سے دو کروڑ خسارے کا بجٹ بیش کیا گیا ہے اب چار کروڑ خسارے کا بجٹ بیش ہو گا۔ اور دیوالیہ نکلا جائیگ۔ میں کہوں گا کہ آپ بورے حیدرآباد اسٹیٹ کا دیوالیہ نکالنے کے متعلق کوئی قانون کیوں نہیں بیش کر دیتے۔ ایسے قانون بیش کرنیکا نتیجہ نہ ہو گا کہ آئندہ سال بھر نئے نئے نیکس عائد کئے جائیں گے۔ ان لئے میں ایوان سے مطالبه کرتا ہوں کہ اس قانون کو پاس کرنے کی ضرورت نہیں۔ اوس کو واپس لیا جائے اور جسا کہ چیف منستر صاحب نے وعدہ کیا (اگر وہ انہے وعدے کو ہوا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو) اس کے مطابق دوسرा قانون لایا جا کر انعام کے مسئلہ کو ختم کیا جائے۔

شری گروا رینڈی (سدی پیٹھے) :- مسٹر اسپیکرس - انعام اباليش کے قانون کے متعلق ہم سمجھ رہے تھے کہ اوس کی وجہ سے دیہات میں جو انعام ہم دیکھ رہے ہیں وہ باقی نہیں رہنگے۔ اس وقت دیہات میں تین چار قسم کے انحلات نظر آتے ہیں ۔

ہم سمجھئے کہ اس قسم کے انعامات بھی چلے جائیں گے اور جو رعایت فہرست میں  
انکو حقوق دئے جائیں گے یا انہیں معاوضہ دیا جائیگا۔

اب ایک تیسرا قسم کے انعام ہیں جنکو ابالش کرنے کی اس میں کتوپسروں کی  
ہے - یہ بڑے بڑے انعامات ہیں جیسے گدوال کی رانی وغیرہ کے اور اس میں بھی دو  
قسم ہیں ایک تو سیری چوتھی کے انعامات جو انکے ذاتی قبضہ میں ہیں اس کے نئے  
معاوضہ دیا جائیگا اور دوسرا وہ جس پر خود کاشت نہیں کرتے بلکہ قولہداروں کو یہ  
زینات پیچ دیکھتی ہیں - انکو ہمیشہ کے لئے پیچ دیا گیا ہے - انکا کیا ہو زینات ہے اس  
میں کلیر (Clear) نہیں ہے - گدوال - ونپیق اور سمسٹانوں میں انکو  
پانچ سال کی مالگزاری لیکر پیچ دیا گیا لیکن یہ پانچ سال کی رقم بھی دینے کے لئے لوگ  
تیار نہیں ہیں - اب اس بل کے ذریعہ انکے بارے میں یہ کہا جا رہا ہے کہ ۲۰ سال  
کی مالگزاری کے مہائل معاوضہ لیکر انکو دیا جائیگا - جہاں پانچ سال کی مالگزاری دیکر  
زینات لینے کے لئے وہ تیار نہیں ہیں تو ۲۰ سال کی مالگزاری معاوضہ میں حکومت  
دینا چاہتی ہے - اس سے میں سمجھتا ہوں کہ انعام ابالش کا جو مقصد ہونا چاہئے  
وہ باقی نہیں رہے گا اور اس بل کے ذریعہ رد ہونے والے انعام دیبات میں ایک برسٹ  
بھی نہیں رہیں گے - میں سمجھتا ہوں کہ پچاریوں اور بلوٹہداروں کے انعامات بھی اس  
میں داخل ہونا چاہئے تب ہی ہمارا مقصد ہو رہا ہوتا ہے -

دوسری چیزوں پر میرے کلیگ نے روشنی ڈالی ہے - کمپنیشن کا جو طریقہ ہے  
وہ پٹھا کر کھلانے کے مہائل ہے - اگر وہ سیری چوتھائی کی زینات ہیں تو انہیں پہلے

مذوکہ ذیلی کے باوجود اب دو بارہ معاوضہ دیا جا رہا ہے - اس براویز نے کتوں میں  
سے مکملیت چھٹے - میں یہی پوائنٹس بتلانا چاہتا تھا ۔

شروع رہی (ونپری) :- مستر اسپیکرسر - انعامس ابالیشن بل جو ہاؤز کے سامنے  
پہنچے ہے لیکن پہنچنے تین چینپرس زیادہ اہم ہیں - پہنچنے چینپرس میں کچھ تعریفات وغیرہ  
دیکھی ہیں اور پہنچنے ہی دفعہ برکسی شخص کی نظر بیٹھی ہے تو وہ حیران ہو جاتا ہے  
کیونکہ پورے ایکٹ کو عمن میں نہیں لایا جائیگا بلکہ اسکے چند دفعات کو برائے  
ہم رویہ عمل لا کر بتایا ایکٹ کو بونی رکھنا جائیگا - یہ عوام کا تجربہ ہے خاص کرو  
جیدر آباد میں حکومت ایک دکھاوے کا قانون تو بتاتی ہے لیکن جب اسکو عمل میں  
لائے کہ مسئلہ در پیش ہوتا ہے تو کوسوں دور بھاگتی ہے - یہ ہزار تجربہ ہے اور ہم  
اسکو عملی میدان میں دیکھ رہے ہیں - اس طرح ایک قانون پیش کرنا اور عوام کو دھوکہ  
دینا میں سمجھتا ہونکہ ہمرا مقصد نہیں ہونا چاہئے - یہاں مجھے خطرہ ہے کہ جیسا کہ  
ٹینسی ایکٹ میں تھا کہ چند دفعات اس قسم کے رکھنے تھے کہ کراپ شیر اور کیاش  
گرانٹ کا گورنمنٹ گروٹ میں اعلان کریگی - گویا امنڈنگ ایکٹ آیا لیکن حکومت نے اس  
قسم کا کوئی اعلان نہیں کیا - محض اس قسم کے چند دفعات وکھکھ عوام کو دھوکہ  
نہ دینا چاہئے - پالیٹکس کھیلنے کے طریقے ہو سکتے ہیں لیکن عوام کی سرضی کے خلاف  
ایسے طریقے اختیار نہ کئے جائیں - آپ نے پہلے ٹینسی ایکٹ بتایا اور اب انعامس  
ابالیشن ایکٹ بتا رہے ہیں لیکن یہ سونپرے کہ اسکا امپلیمنٹیشن (Implementation )  
کسطرج ہوگا - میرا جہاں تک تجربہ ہے وہ ہے کہ ٹینسی ایکٹ سے جتنا قولداروں  
کو تقاضا ہوا اس سے کہیں کم پڑے داروں کو ہوا - اسلئے کم از کم اب ایسا قانون  
ہم کو نہ بنانا چاہئے - یہاں ابتداء جو دفعات انعامداروں اور ذیلی انعامداروں وغیرہ کے  
جانے ہیں ان میں صرف تعریف رکھی گئی ہے لیکن اسکو قانونی نقطہ نظر سے دیکھو  
تو پتہ چلتا ہے کہ اس میں بعض بھال - پھر جانی بھال اور پھر نصف بھال کیا گیا ہے - جب  
اپنے معاوضہ دینے کے لئے رکھنے ہیں تو پھر آپکو اسکی تفصیل یہی دینی چاہئے کہ کس  
معیار کے کوئی انعامدار ہیں - ایسی کوئی تعریف اس میں نظر نہیں آتی - یہاں چھوٹے  
سے چھوٹے انعامدار اور بڑے سے بڑے انعامدار جیسے کہ گدوال - ونپری اور کولا پور  
وغیرہ کے ہیں ان سیریات کا عجیب حال ہے - یہ سیریات جو راجہ مہا راجاؤں اور  
دیشاندوں اور دیشکھوں کو عطا کئے گئے ہیں انکے پچھلے حالات دیکھوں تو وہ بڑے  
عجیب معلوم ہوتے ہیں - میرا جس کانسٹیویونسی سے تعلق ہے (ونپری) وہاں میں  
نے دیکھا کہ یہ اراضیات کس قسم سے حاصل ہوئیں - یہ کہا جاتا ہے کہ گھبال پیٹھ  
کے راجہ کی خدمات اعلیٰحضرت پنڈگانوالی کے لئے بہت ہیں اور ونپر جیسے بڑے لشیٹ  
کی خدمات اور بھی زیادہ ہیں اسلئے رائیشور راؤ صاحب کی سیریات بھال - اس طرح نذرانتے  
لہش کر کے یہ زمینات حاصل کی گئی ہیں جن کے لئے آج حکومت اتنے بڑے معاوضے  
دینے کی کوشش کر رہی ہے - ہم دیکھ دوائستہ (علانیہ) یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ انعامس

ایک انعام تو بچاریوں وغیرہ کو دیا جاتا ہے تاکہ وہ لوگ مندر وغیرہ کی خدمت کریں - دوسرا انعام بلوٹہ داروں حماموں اور دوہوپیوں کو دیا جاتا ہے تاکہ وہ نوگ ونیج کمیونٹی کی سروپس کریں - تیسرا یہ کہ بعض زمینداروں کو چوتھائی انعام دی جاتی ہے۔ اور بعض لوگوں کو انعام میں اراضیات بھی دیجاتی ہیں - ہم نے یہ سمجھا تھا کہ جو بیل آرہا ہے اوسکے تحت تمام انعامات ابالش ہو جائیں گے - لیکن اس بل میں یہ چیز موجود نہیں ہے - بلوٹہ داروں کا انعام باقی ہے جسکی وجہ سے غریب لوگوں کا نقصان ہوگا - کیونکہ اون سے یہ کہہ کر یہی لی جاتی ہے کہ تم کو معاوضہ میں انعام دیا گیا ہے - اسی طرح دھوبی اور حمام سے بھی یہی لیجاتی ہے - سیت سندھیوں کو بھی اس قسم کا انعام دیا جاتا ہے اونکو ماہانہ تین چار روپیہ سے زیادہ نہیں پڑتے - اس قسم کے چھوٹے موٹے انعام دیکر اون سے کافی یہی لیجاتی ہے - یہ طریقہ اس قانون کے تحت ویسا ہی برقرار رکھا گیا ہے - ہم نے سمجھا تھا کہ یہ انعامات اونکو پٹھ کر دئے جائیں گے - چیرٹ ایبل انسٹی ٹیوشن (Charitable institutions) کے تحت جو انعامات دئے گئے ہیں اون پر جو پٹھ دار ہیں اون سے بڑی ظلم و زیادتی کے ساتھ اور ڈرا دھمکا کر رقم وصول کی جاتی ہے -

ہم سمجھے کہ اس قسم کے انعامات بھی چلے جائیں گے اور جو رعایا قابض ہے انکو حقوق دئے جائیں گے یا انہیں معاوضہ دیا جائیگا -

اب ایک تیسری قسم کے انعام ہیں جنکو ابالش کرنے کی اس میں کوشش کی گئی ہے - یہ بڑے بڑے انعامات ہیں جیسے گدوال کی رافی وغیرہ کے اور اس میں بھی دو قسم ہیں ایک تو سیری چوتھی کے انعامات جو انکے ذائقے قبضہ میں ہیں اس کے لئے معاوضہ دیا جائیگا اور دوسرے وہ جس پر خود کاشت نہیں کرتے بلکہ قولداروں کو یہ زینیات بیچ دیگئی ہیں - انکو ہمیشہ کے لئے بیچ دیا گیا ہے - انکا کیا پوزیشن ہے اس میں کلیر (Clear ) نہیں ہے - گدوال - ونپیق اور سمسانتوں میں انکو پانچ سال کی مالگزاری لیکر بیچ دیا گیا لیکن یہ پانچ سال کی رقم بھی دینے کے لئے لوگ تیار نہیں ہیں - اب اس بل کے ذریعہ انکے بارے میں یہ کہا جا رہا ہے کہ ۲ سال کی مالگزاری کے مائل معاوضہ لیکر انکو دیا جائیگا - جہاں پانچ سال کی مالگزاری دیکو زینیات لینے کے لئے وہ تیار نہیں ہیں تو ۲ سال کی مالگزاری معاوضہ میں حکومت دینا چاہتی ہے - اس سے میں سمجھتا ہوں کہ انعامس ابالیشن کا جو مقصد ہونا چاہئے وہ باقی نہیں رہے گا اور اس بل کے ذریعہ ردھونے والے انعام دیہات میں ایک بہتری نہیں رہیں گے - میں سمجھتا ہوں کہ پچاریوں اور بلوٹہ داروں کے انعامات بھی امن میں داخل ہونا چاہئے تب ہی ہمارا مقصد پورا ہوتا ہے -

دوسری چیزوں پر میرے کلیک نے روشنی ڈالی ہے - کمپنیشن کا جو طریقہ ہے وہ پٹھا کر کھلانے کے مائل ہے - اگر وہ سیری چوتھائی کی زینیات ہیں تو انہیں پہلے

مددخہ دینے کے پیشہ لب دو بارہ معاوضہ دیا جا رہا ہے - اس براویٹن کو اس میں سے مکمل چھٹے - میں یہی بائیٹس بتلانا چاہتا تھا -

شری رام رینی (ونپری) :- مستر اسپیکرسر - انعامس اپالیشن بل جو ہاؤز کے سامنے پیش ہے اسکے پہلے تین چیاپریس زیادہ اہم ہیں - پہلے چیاپریس میں کچھ تعریفات وغیرہ دیکھی ہیں اور پہلے ہی دفعہ پر کسی شخص کی نظر پڑتے ہے تو وہ حیران ہو جاتا ہے کیونکہ پورے ایکٹ کو عمل میں نہیں لایا جائیگا بلکہ اسکے چند دفعات کو برائے نام رویدہ عمل ناکر بقايا ایکٹ کو یونہی وکھا جائیگا - یہ عوام کی تجربہ ہے خاص کر حیدرآباد میں حکومت ایک دکھاوے کا قانون تو بتاتی ہے لیکن جب اسکو عمل میں لانے کا مشکلہ در پیش ہوتا ہے تو کوسون دور بنا کتی ہے - یہ ہمارا تجربہ ہے اور ہم اسکو عملی میدان میں دیکھو رہے ہیں - اس طرح ایک قانون پیش کرنا اور عوام کو دھوکہ دینا میں سمجھتا ہونکہ ہمارا مقصد نہیں ہونا چاہئے - یہاں مجھی خطرہ ہے کہ جیسا کہ ٹینسی ایکٹ میں تھا کہ چند دفعات اس قسم کے رکھئے تھے کہ کراپ شیر اور کیاں گرانٹ کا گورنمنٹ گزٹ میں اعلان کریگی - گوا امنڈنگ ایکٹ آیا لیکن حکومت نے اس قسم کا کوئی اعلان نہیں کیا - محض اس قسم کے چند دفعات رکھکر عوام کو دھوکہ نہ دینا چاہئے - پالیسکس کھیتی کے طریقے ہوسکتے ہیں لیکن عوام کی مرضی کے خلاف ایسے طریقے اختیار نہ کرے جانے چاہئیں - آپ نے پہلے ٹینسی ایکٹ بنایا اور اب انعامس اپالیشن ایکٹ بنانے رہے ہیں لیکن یہ سونچی کہ اسکا اپلیمیٹیشن (Implementation)

کس طرح ہوگا - میرا جہاں تک تجربہ ہے وہ یہ ہے کہ ٹینسی ایکٹ سے جتنا قولداروں کو تعصیان ہوا اس سے کہیں کم پڑے داروں کو ہوا - اسلئے کم از کم اب ایسا قانون ہم کو نہ بنانا چاہئے - یہاں ابتداً جو دفعات انعامداروں اور ذیل انعامداروں وغیرہ کے بتائے ہیں ان میں صرف تعریف رکھی گئی ہے لیکن اسکو قانونی نقطہ نظر سے دیکھوں تو پہ چلتا ہے کہ اس میں ویع بحال - پھر ہائی بحال اور پھر نصف بحال کیا گیا ہے - جب آپ معاوضہ دینے کے لئے رکھئے ہیں تو پھر آپکو اسکی تفصیل بھی دینی چاہئے کہ کس معیار کے کوئی انعامدار ہیں - ایسی کوئی تعریف اس میں نظر نہیں آتی - یہاں چھوٹے سے چھوٹے انعامدار اور بڑے سے بڑے انعامدار جیسے کہ گدوال - ونپری اور کولا پھر وغیرہ کے ہیں ان سیریات کا عجیب حال ہے - یہ سیریات جو راجہ مہا راجاوون اور دیشاںدوں اور دیشکھوں کو عطا کئے گئے ہیں انکے پچھلے حالات دیکھوں تو وہ بڑے عجیب معلوم ہوتے ہیں - میرا جس کانسٹیویانسی سے تعلق ہے (ونپری) وہاں میں نے دیکھا کہ یہ اراضیات کس قسم سے حاصل ہوئیں - یہ کہا جاتا ہے کہ گویاں پہٹ کے راجہ کی خدمات اعلیٰ ضرورت پنڈگانوالی کے لئے بہت ہیں اور ونپری جیسے بڑے اسٹیٹ کی خدمات اور بھی زیادہ ہیں اسلئے وامیشور واقع صاحب کی سیریات بحال - اس طرح تذرا نہ پیش کر کے یہ زمینات حاصل کی گئی ہیں جن کے لئے آج حکومت اتنے بڑے معاوضے دینے کی کوشش کر رہی ہے - ہم دیلہ ودانستہ (علانیہ) یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ انعامس

بل بھی ایسا ہی لایا گیا ہے جیسا کہ ٹیننسی ایکٹ شہ داروں کو فائیڈ پہنچانے کے لئے لایا گیا تھا۔ یہ بڑے بڑے سیری داروں کو اور زیادہ دولتمد بدنے کی کوشش ہے۔ اس میں حکومت اور عوام کے فائدہ کا کوئی متصد نہیں ہے۔

سیریات کے ضمن میں اس نوبت پر میں خاص طور سے گشتی نشان (۲) کا حوالہ دینا چاہتا ہوں جو ملٹری گورنمنٹ کے زمانہ میں نافذ ہوئی تھی۔ اس گشتی کے لحاظ سے جتنی سیریات ہیں وہ جا گیر کی تعریف میں آتی ہیں لہذا یہ اپاٹش ہوتی ہیں اور جو قابض ہیں انکے نام پلا معاوضہ پئے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اسپر دو سال تک عمل ہوتا ہے اور رعایا کے نام پڑے ہوتے ہیں۔ رعایا سرکار کو محاصل دیتی ہے لیکن دو سال کے بعد بھر ہماری آج کی عوامی حکومت ایک گشتی نکل کر کھٹی ہے کہ یہ دیشپانڈوں اور دیشکھوں کی اراضیات ہیں انکو خارج کیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ خارج ہو جاتی ہیں۔ خاصکر محبوب نگر میں جہاں سمستان زیادہ ہیں۔ وہاں یہ عمل ہوتا ہے۔ اسپر سنجیدگی سے سوچنا حکومت کے لئے از حد ضروری ہے۔ وہاں عوام کی جانب سے ایک پہت بڑا اجیشیشن (Agitation) ہونے کا احتیل ہے اور جب یہ بل من ایوان میں پیش ہے تو وہ اسکو بڑی تشویش سے دیکھ رہے ہیں۔ وہاں ہر ایک اشیش کی اراضیات کی نوعیت الگ ہے۔ بڑے بڑے اراضیات کو لیجئی جنکا معاوضہ دیا جانے والا ہے اور جن پر بطور تزارانہ معاوضہ حاصل کیا جا چکا ہے۔ اور ان چھوٹے کشتکاروں کو لیجئی جنکا تصفیہ کرنے کے لئے حکومت تیار ہیں۔ انکی کارروائیاں ہر جگہ چل وہی ہیں لیکن انکی شناوی نہیں ہو رہی ہے۔ اسلئے ان کے بارے میں زیادہ سنجیدگی سے سوچنا آربیل منسٹر کنسنٹنڈ کا فرض اولین ہے۔

اسکے بعد مجھے یہ عرض کرتا ہے کہ انعامداروں کی تعریف میں انکے حصہ دار اور خاندان کے افراد کو شریک کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ٹیننسی ایکٹ میں ہندو خاندان پانچ ممبرس پر مشتمل بنایا گیا ہے وہی صورت یہاں بھی ہے لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ایک بیوی کا خاندان۔ ایک شوہر کا خاندان اور ہر ایک بچے کے نام سے الگ الگ خاندان بن رہے ہیں اور ہر خاندان ( $\frac{1}{2}$ ) فیملی ہولڈنگ کا مطالبہ کر رہا ہے۔ واقعتاً یہ عمل ہو رہا ہے اور حکومت کی پالیسی عمل ناکام ہو چکی ہے اور مسوروں آف دی ٹیننسی بل نے جو چیلنج دیا تھا وہ ناکام ہو چکا ہے۔ جتنی ٹیننس ہیں وہ بے دخل ہو رہے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسا کہ ٹیننسی ایکٹ میں تھا۔ کلامز میں سیریات رکھنے گئے ہیں اور ہر انعامدار کو رکھنے کا اختیار ہے۔ اس سے ہر انعامدار کے کٹی حصہ دار پیدا ہونگے اور ہر حصہ دار اپنا حصہ سائز چار گنا ڈیمانڈ کریگا۔ اس لحاظ سے اس بل میں جو پروٹکٹڈ ٹیننس اور نان پروٹکٹڈ ٹیننس یا آرڈنری ٹیننس ہیں انکی تفصیل سے معتر ہو جاتی ہیں۔ اب انکو پہنچ پر بھی نہیں دیا جاسکتا۔ سمستانوں میں مجھے احتیل ہے کہ جو راجہ مہا راجہ ہیں وہ اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے نام سے اپنی اراضیات پچالینگے۔ یہ چیزیں ہیں جن پر ہمیں غور کرنا ہے۔

رعايا مالگزاری کی رقم سرکار کو دو سال تک دئے۔ جب روپنیو مستر محبوب نگر آئے تھے تو انکے سامنے اس سلسلے میں میمورینڈم بھی پیش کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ملکیت تھی اور ملکیت کا حق فروخت کر دیا گیا۔ جو روپنیو سرکار میں داخل ہوتی تھی اس کولینے سے بھی انکا رکیا جاتا ہے۔ اس طرح راجہ صاحب ونپری ۶۰ - ۰۰ ہزار روپیہ سیریات سے متعلق اب بھی وصول کر لیتے ہیں۔ حالانکہ وہ بیع کئے ہیں۔ لیکن حکومت کہتی ہے کہ ہمیں روپنیو دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ مزید تین سال تک لے لیتے ہیں۔ آپ جا گیرداروں کو اس طرح مجبور کرتے ہیں۔ ہم میمورینڈم پیش کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ دو تین سال میں انعام کا بل آجائیگا۔ اس طرح ایک اچھا خاصہ مذاق بنا ہوا ہے۔ اور اسی طرح دفعہ ۱۲ میں جو شرط انہیں معاوضہ دینے کے لئے رکھی گئی ہے وہ عجیب معلوم ہوئے ہے۔ حال ہی میں جہاں تک مجھے علم ہے روپنیو بورڈ ایک سرکیوئر نکلا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جو انعامدار اپنی اراضی انعام کا بٹھ کر لینا چاہتا ہے وہ درخواست کرنے پر پہلے اسکے نام کر دیا جائیگا۔ گشتی نشان (۷) نکلتی ہے۔ بہت سے لوگ جو انعام بیع کئے ہیں درخواست پیش کر کے خود انعامدار ہو کر منتقل کروالی رہے ہیں۔ حکومت کا یہ الٹا نظریہ رہا ہے کہ ہم انعام لینکرے اور معاوضہ بھی دینگے۔ حکومت برابر معاوضہ دیگی یہ عجیب مذاق ہے۔ یہ چیزیں ایسی ہیں کہ انکو روا نہیں رکھا جانا چاہئے۔ آپ نے انہیں چار چاعتوں میں تقسیم کیا اور ان چار چاعتوں کی بھی مزید تقسیم کی گئی ہے۔ جولانگ پوزیشن رکھا گیا ہے اگر کوئی لانگ پوزیشن ثابت نہ کر سکے یا انعامدار یا سیری دار بدنیت ہو جائے تو اس بل کے لحاظ سے قبضہ قدیم ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور نہ وہ انہی حقوق حاصل کرسکتا ہے یہ کہا جاتا ہے کہ ذر مالگزاری ادا کرتا ہے۔ اراضی انعام پر قابض ہے تو اسی حد تک تصرفی کیا جائیگا کیونکہ املکیشن سے پہلے بہت سے سیریات فروخت ہو چکے ہیں۔ انکو قبضہ قدیم میں احل نہ کریں تو وہ اس زمرہ میں کیسے لسکتے ہیں۔ جا گیردار۔

نواب یا راجہ تو اس اراضی کا نزدیک وصول کر کے منقش کر جکھا ہے۔ یہیں وہ قانون میں نہیں آتا۔ اس طرح قبضہ قدیم کی جو تعریف دیکھنی گئی ہے وہ قبضہ خورشید۔ اسکے کچھ حقوق ہوتے ہیں لیکن اس سے دوامی قوں نکھولائی جاتی ہے۔ وہ تو ایک مرتبہ خریدا ہے گورنمنٹ اس سے پھر معاوضہ وصول کریں گے۔ اسکے بعد بروئیکٹ نینٹ اور نان پروئیکٹ نینٹ کا سوال آتا ہے۔ یہ چند کلائنzs میں نے بڑھے ہیں اس سے میں نے یہ تصورات پیدا کئے کہ یہ بل کسی طرح ان حالات میں فائدہ بخشن نہیں ہے۔ نہ حکومت کے لئے مفید ہے اور نہ عوام کے لئے۔ بلکہ عوام میں محض ایک ہیجان ایک ہیچ پیدا کرنے والا ہے جیسے کہ پہلے نینٹی ایکٹ سے پیدا کیا گیا۔ اسی طرح انعامی اراضیت کے پابھین بھی ہیجان میں مبتلا ہونگے۔ اس سے بڑھ کر کوئی فائدہ اس سے حاصل ہونے والا نہیں ہے۔

**شی. گوہار دھراو سوڑے (کانڈھار-آسماں) :** اध्यक्ष مہودیح، میں اُنکے میساں میں یہاں پر دہنا چاہتا ہوں کہ اُنکا بارہ ہم سارے یہاں سے کوچھ لोگ یورپ کے دیوار پر گئے تو اُنہوں نے دے�ا کہ یورپ کے سکریٹس کے جو تولباہ ہے، وہ ہم سارے یہاں کے تولباڑوں سے جیادا تادا د میں کہسے پاس ہوتے ہیں، تو وہاں کے سنجن نے کہا کہ ہم سارے یہاں یہ دے�ا جاتا ہے کی پرکشا کے پے پر میں اُن تولباڑوں نے کیا اُنہاں لیکھا ہے اُور ہندوستان میں یہ دے�ا جاتا ہے کہ اُس نے کیا نہیں لیکھا ہے، بس یہ ہی وچھ ہے کہ ہم سارے یہاں ناپاس ہونے والے تولباڑی کی تادا د جیادا رہتی ہے۔ ہم سارے یہاں بھی آج وہی ہالات ہے۔ اُنہی ہم سارے سامانے اینا مام ڈینا لیگن کا اُنکے بیل لایا گیا ہے، اُور اُسکے بارے میں اپو جیشان کی تاریخ سے کافی وہ سکھی گئی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ جو بیل لایا جا رہا ہے اُس میں بیل کو کل خرابی ہی نہیں ہے، لے کن جو خرابی ہے اُسے یہاں پر سب میلکر دُر کر سکتے ہے۔ لے کن آپ کو تو اُنکے بھی اُنہاں اینا مام کی بیل میں نہیں آ جائی، اُور سب خرابی ہی آپ نے باتا دی ہے اُور جو خرگی بیان ڈیسی ہوئی تو اُنہوں بھی آپ نے مُنگنی فاٹیڈ (Magnified) کر کے بتایا ہے۔ لے کن ہا ڈس کے سامانے آج جو یہ بیل لایا گیا ہے وہ بہت اُنہاں اُور اُنہم بیل ہے، اُور اُسکے تھات جو بडے بडے جمین دار ہے، اُنکی جمین بھی ہاسیل کر سکتے ہے۔ ہم بھی اینا مام داری کو ڈینا لیگن کرنا چاہتے ہیں اُور آپ بھی وہی چاہتے ہیں۔ بات سیکھ اینتی ہی ہے کہ آپ کے اُور ہم سارے راستے بھین ہے، آپ سب اُنکے بیل ختم کرنا چاہتے ہیں، اُور آپ کی دعویٰ سے وہ سہی تत्व ہو گا، لے کن ہم وہ نہیں چاہتے ہیں۔ ہم خالیہ جنگڈا فیضیاد کرنا نہیں چاہتے۔ ہم بھی اُر بھی سب باتیں لانا چاہتے ہیں، تاکہ بینا جنگڈے فیضیاد سب باتیں ہل ہو جائیں۔ ہم اُسے برا بور تبدیل کر سکتے ہیں۔ ہم بھی اُر بھی سب کام کر رہے ہیں، آج پہلے ہم اُسکے ہاث، پانچ اُر فیر تانگ آدی توبنہ چاہتے ہیں، اُر این پورانے نیجہ مسماہی ہنگامت کی تانگ، ہاث پانچ، آدی ہم بھی اُر بھی توبنے کا رہے ہیں، اُر وہ ختم ہی ہو رہا ہے۔

**شی. وہی. ڈی. دے شاپاڈے:** لے کن آپ تو سار کاٹنے کے لیے تیار نہیں ہیں، آپ سار کا کاٹنے والے ہیں؟

ओ. गोविंदराव मंत्री : सर काटला ने ज्ञानूल से जुमे हैं तो उन वट जम इम नहीं करना चाहते हैं। हम ने कानून के अंदर रहकर दूर करना चाहते हैं। अब कानून के अंदर रहकर सब बातें खाम करना चाहते हैं, जोकि पुणर्नां आर खराब है। इस ने प्रस दर्द में अब नक लैंड टेनन्सी बिल लाया, किंतु यैन्डम बद करवाये, हम्म बद किये और भी नह नह के बिल अवधाम की भवावी के बिल यहां पर लाकर पास किये। कुछ डॉक्टर्स जैसे हैं जिन्हें जैसे करने के लिये कहने हैं और यदि अमें ठीक न हुआ और अनकी दवा दाता वरदान न हुआ तो अमा नहीं कहते कि हमारो कुछ गलती होगी, लेकिन यह कहते हैं कि नुमने बद रहजी की होगी, अम लिये तुम्हारी नवियत ज्यादा खराब हो गई। यहां यह जो बिल पेश किया गया है, अमने यदि कामेन्सेशन ( Compensation ) ज्यादा है, अमा लगता हो तो हम अमके बारे में यहां पर मोंच मकते हैं, और अम पर गोर किया जा सकता है। लेकिन अम बिल में कुछ अच्छी बातें हैं ही नहीं, यह कहना ठीक न होगा। अममें हमारा विक्कुल ही कुछ भी फायदा न होगा। हमारे अन अच्छे कामों से हमारा नाम होगा और अप बदनाम होगा।

ش्री केंद्र राम रिय़ (निकन्ते - عام) :- اسپکرسر - آج ہے قانون انضمام انعامات پر موجہ کے لئے پیشی ہیں۔ اس کے متعلق سوچنے سے پہلے ہمیں انعامات کے وجود پر خور کرنا ہے۔ آخر انعامی اراضیات کیا ہیں۔ آپ یہ رائیٹ ( Right ) ہے یا دان ہے یا عطیہ ہے۔ قانون تصور سے رسپلک گورنمنٹ وجود میں آنے کے بعد یہ رائیٹ ہو گیا ہے۔ لیکن جس فیوڈ سسٹم نے انہیں جاری کیا تھا وہ خود یہ کہتی ہے کہ یہ عطیہ ہے۔ یہ دان ہے۔ لیکن ہم اس میں اب دسکریمینیشن ( Discrimination ) کر رہے ہیں۔ ہماری رسپلک گورنمنٹ اس کو رائیٹ کہتی ہے۔ اور چونکہ کائنٹی ٹیوشن میں رائیٹ کا کمپنیزیشن رکھا گیا ہے اسلئے اس کا کمپنیزیشن رکھا جا رہا ہے۔ اگر اس میں صداقت نہیں سمجھتے تو میں آنریبل مورو آف دی بل سے کہونگ کہ دیکھ لیں کہ آپ انعامات کو دان یا عطیہ نہیں کھا گیا ہے۔ فیوڈ زمانہ میں جب راجہ صاحب یا نواب صاحب یا جاگیر دار صاحب کسی بروکسی وجہ سے خوش ہو گئے تو کچھ زمین انعام دیدیتے تھے۔ کچھ ملنگی سرویس کی وجہ سے دیکھیں۔ بعض صورتوں میں فوج رکھنے یا حکومت کی مدد کرنے کی وجہ سے اوضیات انعام دی گئیں۔ انعام اپالیشن پل پر غور کرتے وقت میں آنریبل منستر سے یہ کہونگ کہ وہ اس ستری کو ملعوظ رکھیں۔ ٹینسی ایکٹ میں یہی ہوا کہ جب زمیندار اور بڑے بڑے پہ داروں نے انہی آپ کو زمینات سے استفادہ کے قابل نہ پایا تو حکومت نے انکے اراضیات کا تحفظ کیا اور اسکے لئے ضابطہ بنایا۔ اسی تصور کے لحاظ سے آج یہ بل لا یا گیا ہے۔ آنریبل منستر مورو آف دی بل اس بر صداقت سے غور کریں۔ آج سرنشتہ مال میں کئی درخواستیں منافعہ اضافہ کرنے کے لئے پیش ہوئی ہیں۔ میں آنریبل ہاؤس سے درخواست کروں کہ اس بل پر غور کرتے وقت اس تصور کو سامنے رکھیں کہ انعامات دان ہیں۔ عطیہ ہیں۔ جو فیوڈ سسٹم کے زمانہ میں دئے گئے ہیں۔

جہاں جو چیز کرنا چاہئے وہ نہیں کرتے ہیں اور جو چیز نہیں کرنی چاہئے وہ کرتے ہیں - جیسا کہ سکشن ۱ میں بتایا گیا ہے - انعامی نینہ متعاقہ بتوتہ شار - نیرڈی - سیت سندھی وغیرہ ہیں مسکن ہے کہ آنریس مسور کی کاسٹی ٹیونسی میں کوئی شکایت نہ ہو لیکن میروی کاسٹی ٹیونسی میں میں گیارتی سے کہتا ہوں کہ بھی نہیں لی جاتی ہے - اگر آپکو اطمینان نہوتا میں عرض کروں گا کہ اسکی ذمہ داری میں لیتا ہوں - آپکو صرف محاصل سرکاری دینگے - لیکن یہ نہ نیجنگے لیکن حکومت یہ چاہتی ہے کہ کہ یہ کسی جگہ .....

شی. شیخ راجہ ماذوار راجہ: آپ بُونکی جیممےداڑی لے رہے ہوئے; آپ بُونکے کوئی ہوتے ہیں؟

شی. رام ریدی: - براہر ہم اوس کاسٹی ٹیونسی کے ایم - ایل - سے - ہیں - ہم رات دن دیکھتے ہیں - وہ بیزار ہو جاتے ہیں لیکن رات دن میں تین بیسے نہیں پڑتے ہیں - کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل منستر صاحب ڈپٹی منستر صاحب اور فلاں فلاں کے دورے ہوتے رہتے ہیں - پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ چھ سہیں سال میں ایک مرتبہ کوئی صدر المهام یا کوئی صوبہ دار گاہ میں دورے پر آتے تھے - لیکن اب تو دوروں کا ایک سلسہ ہو گیا ہے - غور کریں تو معلوم ہو گا کہ کام کرنے والے کون ہیں اور صلح پانے والے کون ہیں - میں عرض کروں گا کہ کسی نیرڈی یا سیت سندھی کی یہ خواہش نہیں ہے کہ انعامات کو برقرار رکھ کر اون سے بھی لی جاتی رہے -

دوسری چیز اس میں یہ بتائی گئی ہے کہ چیری ٹیبل انعامات پر یہ اثر انداز نہیں ہو گا کیونکہ یہ قانون عطیات کے لحاظ سے قابل استفادہ ہیں یہ اس قانون میں بتایا گیا ہے - اسکی مالگزاری اسلئے معاف کرتے ہیں کہ انعامداروں کے جو خدمات ہیں شلا پوجا پاٹ وغیرہ اوسکی تکمیل کے لئے ان اراضیات انعامی کو مشروط الخدمت رکھا گیا ہے اور سرکاری محاصل معاف کیا گیا ہے - اسکے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ دوسرے کاروبار پرنس سود بٹھے وغیرہ بھی کرتے ہیں - اس لحاظ سے میں کہونگا کہ پہلے کا عطیات کا قانون زیادہ فارورڈ (Forward) ہے - یعنی اوس فیوڈل سسٹم کا قانون بھی اس قانون سے زیادہ فارورڈ ہے - اوس زمانے میں اراضیات کی مانگ کم تھی اسلئے اس زمانے کے حکمرانوں کا تصور یہ تھا کہ اراضیات کو مشروط الخدمت کر کے عطا کریں - لیکن یہ تصور بھی اس قانون میں مفقود ہے - اس قانون سے تو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ انعامدار "ایزادے رائیٹ کلیم" (As a right claim) مان لیں تو پھر آپکو کاسٹی ٹیونس کر سکتا ہے - اگر آپ اسکا رائیٹ (Right) کے لحاظ سے ریزن ایبل کاپنیشن (Reasonable Compensation) دینا پڑیگا - میں کہونگا کہ کاپنیشن کا تصور ہی بالکل غلط ہے - یہ انعامات فیوڈل سسٹم کے زمانے کی روایات اور یادگار ہیں - اسکو کیسے برقرار رکھا جسکتا ہے؟ اس پر غور کرنا چاہتے ہیں - ہمارا منشا یہ نہیں ہے کہ کسی کی معاشی حالت کو تھمان پہنچایا

جئے بیکن غر نہ مدد رکو یزے رئیت۔ As a right اسکے حق پہنچتے ہے  
بے تصور - لک شٹھے ہے - میں سکی تائید نہیں کر سکک - خیرتی اعمامت بھی ہوتے  
ہیں یعنی چیریپیس نسٹیٹیوشنز Charitable institutions ) ان میں  
عمر دو خزر یکڑ راضی رکھنے والے بھی ہیں اور ایک دو ایک ارضی رکھنے والے  
بھی ہیں - ہوتا یہ تھا کہ کسی نے کسی نواب صاحب کو کسی رئیس کو "ڈندہ"  
کر دیتا تو اس ایک دو یکڑ ارضی اعام مل گئی - میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ  
آج یزے ورچیون نعمد ر قانون کی پیچیدگیوں کی وجہ سے ملے داری ہی کو زیادہ  
بسند کرتے ہیں - چنانچہ سنہ ۹۹ و ۱۳۶۰ اف میں کئی ایک انعامداروں نے از خود  
درخواست پیش کر کے بھی اراضیات انعامی کا پہا اینٹ نام برکروالیا ہے - اس سے پتے  
چلتا ہے کہ پہک میں انعامی اراضیات سے متعلق تصور کیا ہے -

اسکے بعد میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حقیقی حق پانے والوں کو کس طرح محروم  
کرنے کی اس میں کوشش کی گئی ہے اور اس کے لئے کیا تدبیر اختیار کی گئی ہیں -  
"قابل قدم" ، قابل قدم کا تصور زیادہ تر علاوه خالصہ میں نہیں آتا بلکہ جاگیرات  
میں آتا ہے - دوسری چیز پریمنٹ ٹینٹ ( Permanent tenant ) انعامدار کو  
کچھ پیسوں کی ضرورت ہوئی ہے تو چونکہ وہ اراضیات انعامی کو فروخت یا رہن نہیں  
کر سکتا اس لئے وہ ایک طویل مدت کے لئے یا دوامیاً قول بر دیدیتا ہے - ان اراضیات کے  
حقوق دوسرے کو پہنچ گئے ہیں - اس کے باوجود ہم اس کو بھی پکڑ کر لانا چاہتے ہیں -  
لیکن قانونی طور پر وہ کلم ( Claim ) نہیں کرسکتا - یعنی اس کے مقابلہ میں  
انعامدار کیم نہیں کرسکتا - قانوناً منوع ہے لیکن ہم اس کو پکڑ کر لارہی ہیں - آخر یہ  
کس نقطہ نظر سے کیا جا رہا ہے - آج پہلک کو اراضی نہیں مل رہی ہے - اون کو دلانا  
مقصود ہے یا ایسے لوگوں کے قبضہ میں رکھنا منظور ہے جو یہاں ہوئے کھا رہے ہیں -  
لیکن میں بوجہنا چاہتا ہوں کہ جو شخص ایک عرصہ سے رقم مالکزاری ادا کر رہا ہے آپ  
اُن کو کیا حق پہنچا رہے ہیں - اوسکے حق کی کیا حفاظت کرو رہے ہیں - بعض ایسے  
علاقے ہیں جہاں قدم کاشکاروں کو پروٹکٹڈ ٹینٹس کے حقوق نہیں دئے گئے ہیں -  
ایسے لوگوں کے لئے آپ نے کیا پرواہیڈ کیا ہے - اون کے لئے کیا سہولتیں فراہم کی گئی  
ہیں - جب ہر انعامدار سائز ہے چار فیملی ہو لڈنگ کلیم کرسکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ  
جو پروٹکٹڈ ٹینٹ ہیں اور جو مالکزاری منافعہ کے ساتھ دے رہے ہیں ان کو کسی در  
( Consider ) کرنا ہارا اولین فرض ہو جاتا ہے لیکن ہارا قانون اس کے  
لئے معوا ہے اس کے لئے اس میں کوئی جگہ نہیں ہے - قدم کاشکار ہے لیکن اس کو  
پریمنٹ کا کوئی حق ہے نہ کچھ - یہ مسئلہ زیادہ تر جاگیرات میں آتا ہے - بہرحال  
ستحق کا کوئی نہ کاہنے نہیں ہے -

اس کے بعد ایک اور چیز میں عرض کرنا چاہتا ہوں - وہ یہ کہ ہر قانون میں جہاں  
کمپنیشن دیتے ہیں سو د کا تصور لا یا جاتا ہے - وہ ایک خادت سی ہو گئی ہے یا کیا

بات ہے نہیں معصوم - نینسی میں بھی ور ڈرجگہ یہی کہا چکا ہے - یہ ہمارہ مشتمل ہے کہ جو ازاعت معاوضہ حکومت نے حصہ کئے ہیں تبھی نہیں سب ٹگز رجکے ہیں بلکہ معاوضہ نہیں ادا کیا گیا ہے - اون کے تعقیب سے شُنی سود کے خیال کیوں یہاں نہیں ہوتے - اون بیچاروں کو ان کے رقم معاوضہ کے سود کیوں ادا نہیں کیا جائے - اس سے کے لائے کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ حقیقت میں کشت کرتے ہیں اور ان کے مس زمینات نہیں ہیں انہیں زمینات فراہم کی جائیں - فیوقل زمینے کے جو روپاں ہیں ان کو برقرار رکھتے ہوئے قانونی طریقے سے کس طرح عواحد کو فائدہ پہنچ سکتے ہیں پہنچتے بر غور کیا جائے اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہے - س نحاظ سے میں نہ صرف آنریبل مسور سے بلکہ اس ہاؤز سے سطحیہ کروں گا کہ پرانے قانون عصیات کو جو نظریہ ہے اوس بر غور کرن اور یہ سوچیں کہ حقیقی مستحقین کو فائدہ پہنچنا مقصود ہے ایسے لوگوں کو جو اس کے مستحق نہیں ہیں - میں کہوں گا کہ یہ کمپنیشن کا تصور - یہ سود کا تصور اور یہ قرضے کا تصور جو ہے اس کو اپنے دل سے اور اس قانون سے نکل دیں - قانون عصیات کے لحاظ سے بلا معاوضہ انعامات لیکر ان کے نام پڑھ کیا جاسکتا ہے - کمپنیشن دینے کے لئے کا نسٹی ٹیوشن آڑے آٹا ہے یہ غلط فہمی ہے - اس کو دور کر دیں - یہ چیز ایز اے رائیث ) نہیں ہے بلکہ ڈسکریشن ( Discretion )

پر منحصر ہے - جو انعامدار اپنا حق دوسروں کو منتقل کرچکے ہیں ان کو دوناہہ لینڈلارڈ کا حق دینا اور قابض قدیم کا حق چھین لینا صحیح ہوگا - اس طرح کا قانون بنا کر امن نہیں پیدا کیا جاسکے گا بلکہ انتشار پیدا ہوگا - انتشار اس لئے پیدا ہوگا کہ اکثر جگہ ٹینٹ قابض ہیں اور وہ سرکاری رقمات دیتے ہیں لیکن اس قانون کے آئے کے بعد انعامداروں کی پوزیشن اسٹرانگ ( Strong ) ہو جائیگی - بہت سے لوگ دوامی قول لے چکے ہیں - ان تمام پیچیدگیوں کو حل کرنے میں دشواری ہو گی - ان تمام باتوں پر غور کر کے آنریبل مسور اس کی وضاحت کریں کہ کس حد تک فائدہ قولداروں کو ہوگا اور کس قدر فائدہ چریبیل انعامداروں کو ہونے والے ہے -

اگر اراضیات لیکر نقد معاوضہ جس طرح سرویس کے لئے گورنمنٹ فنڈس پرووارڈ ( Provide ) کرنی ہے اور اراضیات لیکر وہی خدمات انجام دلاتی جائیں گی تو ٹھیک ہے - اس کے متعلق میری تشفی فرمائی جائے تو مناسب ہے - اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تحریر ختم کرتا ہوں -

\* شری آر۔ پی - دیشمکوہ ( گنگا کھیٹ ) : مسٹر امپیکر سر - ابھی ابھی چند آنریبل مسبرس نے اس بل پر روشنی ڈالی ہے - میں بھی چند خیالات ہاؤس کے سامنے رکھوں گا - ہم کو اور اس ہاؤز کو اس بل کا شدید انتظار تھا - کیونکہ آنریبل چیف منسٹر نے اس کے متعلق وعدہ کیا تھا - پہلے بھی اس کے متعلق ایک بل لایا گیا تھا لیکن پھر بعد میں ترمیمات کر کے اب یہ بل لا یا جا رہا ہے - اس بل کے نام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انعام من ختم ہو جائیں گے - اور اون کو ختم کرنے کے متعلق حکومت



है। यह जिन विद्य का बहुत अच्छा मकनद है। आनंदेबल मिनिस्टर को मैं उसके लिये धन्यवाद देता हूँ। दुरुमन ने गरीबों के बारे में अच्छे हमदर्दी रखी है। जो गरीब रात दिन मेहनत करते हैं, जिनके पास दो चार अंडे जनीन हैं और जिनको वास्तवमें ज्यादा जमीन की आवश्यकता है, अनुकी जमीनात अनुदीं के पास रखी गयी हैं, यह भी बहुत अच्छी बात है। लेकिन मंदिर और मस्जिद के नाम पर जो हजारों अंडे जनीन हैं, अनुके बारे में कुछ भी नहीं किया गया, यह ठीक बात नहीं मालूम होती। मेरे नालूके में एक रामचंद्रजी का मंदिर है। अूसके नाम पर अेक या दो हजार अंकर के करीब जमीन है। जिनके नाम पर वह मंदिर है वह पूना में या बंबांगी में रहते हैं और वहां मजा अुदाने हैं। मंदिर की तिगरानी के लिये एक आदमी रख दिया गया है। वह भी देवता को नैवेद्य बनाता है और खुद या लेता है। हमारे मुलक में जमीनदारों की जमीन के लिये, जिनामदारों और जागीरदारों की जमीनात के लिये एक मर्यादा यानी सीरिंग मुकर्रर किया गया है, लेकिन अन मंदिरों और मस्जिदों के नाम पर जो जमीनात हैं, और जिनका समाज के लिये कोओ अन्योग नहीं होना, अनुके अूपर कोओ मर्यादा नहीं है। मेरा कहना है कि अनुके अूपर भी सीरिंग मुकर्रर की जानी चाहिये। अपोजीशन के आनंदेबल में बर्स यह न समझें कि हम ही सिफ्र प्रोग्रेसिव ( Progressive ) स्थालात के लोग हैं, जिन्हर भी अच्छे स्थालात के लोग बैठे हुए हैं। अिस विल के अंदर आज जो स्पिरिट दिखायी दे रही है वह बैसा ही हमेशा के लिये कायम रहेगा, औसा नहीं समझना चाहिये। अिस में भी कम ज्यादा होने का अंदेगा है। मुने अुरोद है कि बहुत से मेंवरान काम्पेनेशन और अिनाम वगैरा के बारे में जितनी बातें हैं, अनुके बारे में एक स्थाल से सोच रहे हैं। लेकिन मैं कन्सन्ड मिनिस्टर और मेंबर श्रिन्वार्ज आफ दि विल से अपील करूँगा कि मंदिरों और मस्जिदों की जमीन पर भी सीरिंग मुकर्रर होना चाहिये। मंदिरों के पुजारी और मस्जिदों के मुल्ला शहरों में बैठते हैं, मजा करते हैं, और मजहूरोंके हाथ से पूजा करवाते हैं। एक जमाने में राजा महाराजाओंने अन मंदिरों और मस्जिदोंको जमीनात दी थी, वह कुछ अच्छे स्थालात से दी गयी थी। हमारी गवर्नरमेंट प्रोग्रेसिव स्थालात की होनी चाहिये। यह गवर्नरमेंट पाप्युलर गवर्नरमेंट है, लोक नियुक्त सरकार है। अन पुजारियों और मुल्लाओं के बारे में बन्होंने कैसे नहीं सोचा, यह देख कर मुझे हैरत होनी है। हम देखते हैं कि कुछ मंदिरों या मस्जिदों के लिये मुश्किल से एक या दो अेक जमीन होती है, तो कुछ मंदिरों या मस्जिदों के लिये हजारों अंडे जमीन होती है। अिस तरह से मंदिरों और मस्जिदों की आर्थिक स्थिति में भी अिस तरह का फर्क रखा जाय, यह भी कहां तक मुनासिब है? मैं चाहता हूँ कि कन्सन्ड मिनिस्टर और ट्रेजरी बैंचेस अिसके बारे में सोचें, और दूसरी बमेंट लायें। औसी चीजें करनेमें मुझे जरा डर मालूम होता है, क्योंकि मुझे अनुके खिलाफ कहना पছता है। लेकिन जो आनंदेबल में बर्स यहां बैठे हैं, वे लोगों के सच्चे प्रतिनिधि हैं, वे लोगों की मदद करते वाले हैं, और अनुदींकी बनाओ दुओं लोक नियुक्त सरकार यहां है। अिन्हीं को मैं देवता समझता हूँ, और अिस देवता के सामने दिल में एक बात रखकर इूठी बाते यहां कहना मैं पाप समझता हूँ। गरीब किसान, बलूतेश्वार और हरिजन वगैरा लोगों के लिये जमीन नहीं है। परमबोक जमीन बलूतेश्वार और हरिजनों के पास रहनी चाहिये, औसा जो गवर्नरमेंट ने तब



